REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ○ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION. NO. P.GDP-6

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد ۳۸ — شمارہ ۱۵

ایڈیٹر: عبدالحق فضل

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ ۶۰ روپے — ششماہی ۳۰ روپے — ممالک غیر ۲۵۰ روپے بذریعہ ہوائی ڈاک — فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

ہفت روزہ بدر قادیان

۶ رمضان المبارک ۱۴۰۹ ہجری — ۱۳ شہادت ۱۳۶۸ ہش — ۱۳ اپریل ۱۹۸۹ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۹ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں الحمدللہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خطبۂ جمعۃ المبارک

اگلی صدی میں فضا بدلنے والی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے حیرت انگیز تائیدی نشانات دکھلائے جائیں گے

میں آپ کو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ اگلی صدی میں تم یہ نظارے دیکھو گے کہ عظیم الشان طاقتوں کے پہاڑ ریزہ ریزہ کر کے ہوا میں اڑنے والی دھول کی طرح تمہارے سامنے بچھا دیئے جائیں گے اور احمدیت کی فتح کے گھوڑے اور اسلام کی فتح کے گھوڑے دندناتے ہوئے ان کی چھاتیوں کے اوپر سے گذرتے چلے جائیں گے۔

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۷ امان ۱۳۶۸ ہش مطابق ۱۷ مارچ ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ "بدر" شکریہ کے ساتھ اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کی تلاوت کی:

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ○ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ○ لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ○ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ○

(سورۃ طٰہٰ آیات ۱۰۶ تا ۱۰۹)

اور فرمایا:-

جس طرح ہر سال رمضان شریف میں آخری دنوں میں ایک جمعہ آتا ہے جسے ہم جمعۃ الوداع کہا کرتے ہیں، اسی طرح احمدیت کی پہلی صدی کے آخر پر آج یہ وہ جمعہ ہے جسے ہم اس صدی کا جمعۃ الوداع کہہ سکتے ہیں۔ جوں جوں وقت قریب آرہا ہے دل کی دھڑکنیں تیز تر ہوتی چلی جارہی ہیں اور آج ہی صبح ہالینڈ کے امیر صاحب نے فون پر ایک بات کرنی تھی، جو ہالینڈ ہی کے باشندے ہیں۔ تو انہوں نے بھی بے ساختہ کہا کہ اب تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے تیز رفتار گاڑی پر بیٹھ کر ہم اگلی صدی میں داخل ہونے والے ہیں۔ جیسے ہوائی جہاز جب ائیرپورٹ پر اتر رہا ہوتا ہے تو اس وقت رفتار کا زیادہ احساس ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ جب وہ ہوا میں اڑ رہا ہو۔ اس وقت صرف یہی محسوس نہیں ہوتا کہ انسان جہاز میں بیٹھا ہوا ائیرپورٹ کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ ائیرپورٹ بھی بڑی تیزی کے ساتھ اس جہاز کی طرف بڑھ رہی ہے جس میں مسافر سفر کرتے ہیں۔ تو اس وقت وہ ویسی ہی کیفیت پیدا ہو چکی ہے اور تمام دنیا سے احمدی مردوں عورتوں، بچوں کے جو خطوط مل رہے ہیں، یوں معلوم ہوتا ہے

تمام دنیا کے احمدیوں کے دلوں میں ایک عظیم ہیجان برپا ہے۔

سارے ہی بہت تیزی کے ساتھ مختلف رنگ میں اگلی صدی میں داخل ہونے کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں اور مختلف ممالک کے لوگ اپنی اپنی زبانوں میں مختلف نغمے بنا رہے ہیں جو انصار بھی پڑھ کر ریکارڈ کر کے بھجوا رہے ہیں، خدام بھی بھجوا رہے ہیں، لجنات بھی، ناصرات بھی اور انگلستان سے متعلق بھی مجھے معلوم ہے

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

کہ یہاں بھی ایسے نغمات تیار کئے گئے ہیں۔ تو ایسے نغمات کے دن آنے والے ہیں، جن میں ہم خدا کی حمد کے ترانے گائیں گے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجیں گے اور اسی طرح حمد و ثناء کے ساتھ اور درود پڑھتے ہوئے اور درود کے راگ الاپتے ہوئے اور خدا کی حمد کے گیت گاتے ہوئے ہم انشاء اللہ اگلی صدی میں داخل ہوں گے۔

مجھے یہ دکھائی دے رہا ہے کہ اگلی صدی میں فضا تبدیل ہونے والی ہے اور

خدا تعالیٰ کی طرف سے حیرت انگیز تائیدی نشانات دکھلائے جائیں گے

بہت سے عظیم کام ہم نے کرنے ہیں جن کے لئے اگلی صدی کا دور مقدر ہو چکا ہے اور بہت سی نئی ذمہ داریاں ہم پر ڈالی جانے والی ہیں، جن کے لئے ہم اپنے آپ کو جہاں تک توفیق ہے تیار کر رہے ہیں۔ لیکن جو کام درپیش ہے اور جو مشکلات سامنے ہیں اُن کو دیکھ کر بسا اوقات یہ محسوس ہوتا ہے جیسے عظیم الشان پہاڑ سامنے کھڑے ہیں جن کو سر کرنے کی ہم میں طاقت نہیں ہے اور وہ پہاڑ ایسے ہیں جو بڑے تکبر کے ساتھ اپنی چوٹیوں کے سر بلند کئے ہوئے ہمیں اس طرح حقارت سے دیکھ رہے ہیں اور اس طرح چیلنج دے رہے ہیں کہ تم کون ہو اور تم نے کیا ہو کہ ہماری بلندیوں کو فتح کرنے اور سر کرنے کے ارادے باندھ رہے ہو۔ چاروں طرف یہی عالم ہے۔ ہر طرف سے احمدیت کے لئے روکیں کھڑی کی جا رہی ہیں اور راستے کی تمام روکیں جو پہلے تھیں ان کو بلند تر کیا جا رہا ہے۔ پہلے افراد یہ دعوے کیا کرتے تھے کہ ہم احمدیت کو مٹا دیں گے اور اپنے منصوبے باندھا کرتے تھے، پھر گروہوں نے یہ کام شروع کیا، پھر ملک ملک کے گروہ اکٹھے ہوئے اور اب حکومتوں نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور حکومتوں کے گروہ اس بات پر اکٹھے ہو رہے ہیں کہ جس طرح بھی بن سکے احمدیت کی راہ روک دی جائے۔ اور ان کی ترقی کی تمام راہیں مسدود کر دی جائیں۔

ایسے حالات میں بعض کمزور دل یہ سوچ سکتے ہیں کہ ہمارے یہ خوش فہمی ہے، ہم بڑے بڑے دعوے کر کے اپنے دل بڑھاتے ہیں لیکن دل بڑھانے کے ساتھ ضروری تو نہیں کہ ہماری قد و قامت بھی بڑھ جائے اور بلند دعوے کرنے سے یہ نتیجہ تو نہیں نکلتا کہ ہم میں عظیم الشان طاقت بھی پیدا ہو جائے۔ ایک پہلو سے اُن کی یہ بات درست ہے اور یقیناً درست ہے۔ کہ نہ تو دل بڑھانے سے قد اُونچے ہو جایا کرتے ہیں، نہ قوت کی باتیں کرنے سے جسموں میں توانائی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن جس دُنیا میں ہم یہ دعاوی کر رہے ہیں، وہ دُنیا عام دنیا سے مختلف دُنیا ہے۔ وہ دنیا مذہب کی دنیا ہے اور وہ دُنیا ہے جس کے متعلق قرآن کریم نے دنیا سے بالکل الگ ایک تاریخ پیش کی ہے اور ہمارے سامنے ایسے قوانین کھول کر رکھے ہیں جن کا اطلاق مذہب کی دُنیا پر ہوتا ہے اور یہ قوانین جب ٹکراتے ہیں تو ان قوانین کو بالادستی عطا کی جاتی ہے اور ان سے ٹکرانے والے دوسرے قوانین پاش پاش کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ وہ مضمون ہے جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے بار بار کھول کر رکھا۔

پس ہمارے بلند بانگ دعاوی دیوانوں کی بڑ نہیں بلکہ ایسے فرزانوں کی باتیں ہیں جن کے پیچھے خدا کا کلام ہے۔

وہ اُن کی پُشت پناہی کر رہا ہے اور جن کے پیچھے انبیاء کی تمام تاریخ کھڑی ہے اور انہیں جرأت اور حوصلہ دلا رہی ہے کہ آگے بڑھو دنیا کی کوئی طاقت تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔ تمہارا مقدر ہی آگے بڑھنا ہے، آگے بڑھنا ہے۔ اس لئے خدا پر توکل کرتے ہوئے، دُعائیں کرتے ہوئے بے خوف آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ قرآن کریم کی جس آیت کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس میں یہی مضمون بیان ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے تقریباً ۱۴۰۰ سال پہلے جب دعویٰ کیا کہ میں تمہاری نظر میں عرب کا ایک عام اُمّی باشندہ ہوں اور تم جب مجھ سے یہ باتیں سنتے ہو کہ میں عرب کو فتح کروں گا تو تم بڑی حقارت سے دیکھتے ہو۔ اور آپس میں جب مجلسیں لگاتے ہو تو مجھے دیوانہ کہتے ہو۔ کہتے ہو کیسی عجیب عجیب باتیں کرتا ہے۔ لیکن تم عرب کی فتح پر متعجب ہو رہے ہو، مجھے خدا نے تمام دُنیا کی فتح کے وعدے دیئے ہیں اور تمام عالم کو میری صداقت کے اقدام کے نیچے بچھا دیا جائے گا۔ یہ دعویٰ تھا، جب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زبان سے دُنیا نے سُنا تو اور بھی زیادہ تعجب اور استہزاء اور تمسخر کا سلوک اُن کے ساتھ کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس وقت دنیا کی کیا کیفیت تھی اور وہ کیا کیا سوال حضور اکرم سے کیا کرتے تھے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اُن کے مقابل پر کیا کیا حالت تھی۔ اور خدا تعالیٰ نے کس طرح وہ روز عظیم الشان خوشخبریاں سُنا کرتے تھے۔ اس مضمون کو اس آیت میں بیان فرمایا ہے۔ فرمایا:

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ

کہ اے محمد تجھ سے وہ پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ ایک عرب کے پہاڑ کی بات نہیں رہی۔ تو تو یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ تمام دنیا کے پہاڑوں کو فتح کرے گا۔ اس لئے اب عربوں کا سوال ایک پہاڑ کے متعلق نہیں رہا۔ وہ تجھ سے یہ پوچھتے ہیں کہ کیا اس دُنیا کے تمام عظیم پہاڑوں کی روکوں کو تم چکنا چور کر دو گے۔ کیا ان تمام مشکلات پر غالب آجاؤ گے۔ بڑی عظیم الشان سلطنتیں تھیں جو عرب کے دائیں بھی کھڑی تھیں اور بائیں بھی کھڑی تھیں۔ ایک طرف سلطنت رُوم کا پہاڑ تھا، جو چوٹی در چوٹی سلسلہ دار ہزاروں میل تک پھیلا پڑا تھا اور دوسری طرف کسریٰ کی حکومت کا پہاڑ تھا جو چوٹی در چوٹی سلسلہ وار ہزاروں میل تک پھیلا پڑا تھا۔ پھر اس کے بعد دُنیا کی اور عظیم الشان طاقتیں تھیں۔ چین کی سلطنت تھی جس کے قصے عرب تک پہنچا کرتے تھے۔ لیکن جن سے بہت کم لوگوں کو ذاتی شناسائی تھی۔ تو عربوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ دعویٰ سُنا تو اُن کی توجہ یقیناً ان تمام طاقتوں کی طرف منتقل ہوئی ہو گی اور انہوں نے سوچا ہو گا کہ یہ کیسے دعوے کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ میں تمام دُنیا کے پہاڑوں کو فتح کروں گا۔ تو اس منظر کو ایک کلمے میں محفوظ کرتے ہوئے قرآن کریم اس کی تصویر کشی اس طرح فرماتا ہے وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ۔ اے محمد! تجھ سے وہ بہت سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ان سے کہہ دو کہ ہاں مجھے طاقت نہیں ہے کہ میں ان پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر سکوں لیکن يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا۔ میرا خدا،

میرا ربّ ان پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر دے گا۔

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا۔ اور انہیں ایک چٹیل میدان بنا دے گا۔ لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا۔ ان پہاڑوں میں پھر تُو کوئی موڑ نہ دیکھ سکے گا، نہ کوئی کجی نظر آئے گی اور نہ کوئی بلندی دکھائی دے گی۔ یہ تمام کے تمام پہاڑ ایک چٹیل میدان کی طرح زمین کے ساتھ ہموار اور برابر کر دیئے جائیں گے۔ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ۔ بالآخر یہ دن ہو گا جب وہ اس داعی محمد مصطفیٰ کی غلامی کے لئے تیار ہو چکے ہوں گے۔ اور

اس کی اطاعت کے سوا ان کے پاس چارہ نہیں رہے گا۔ لَا عِوَجَ لَهٗ جس میں تم کوئی کجی نہیں دیکھتے۔ ہر لحاظ سے سیدھا، ہر لحاظ سے صراطِ مستقیم پر قائم اور کسی پہلو سے بھی تم اگر تلاش کرنے کی کوشش کرو تو اس کے کردار میں تمہیں کوئی کجی، کوئی کمی دکھائی نہیں دے گی۔ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا — اس وقت یہ آوازیں جو آج بڑی بڑی باتیں کر رہی ہیں اور بلند ہو رہی ہیں اور پہاڑوں کی بلندیوں کے قصیدے کہتی ہیں خود اتنی دھیمی ہو جائیں گی اور خدا کے خوف سے اس طرح دب جائیں گی کہ کہیں سوائے سرگوشیوں کے ان لوگوں کی کوئی آواز پھر سنائی نہیں دے گی۔

یہ وہ وعدہ ہے جو خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے ۱۴۰۰ سال پہلے کیا اور اس کے تھوڑی دیر بعد ہی ہم نے واقعۃً عظیم الشان پہاڑوں کو ریزہ ریزہ ہو کر بکھرتے دیکھا۔ اور وہ اسلام کے گھوڑوں کے سامنے چٹیل میدان بن گئے۔

اسلام کا پیغام دندناتا ہوا ان کے سینوں پر سے راہیں نکالتا ہوا اگلی دنیا کی طرف بڑھتا رہا تو یہ پیشگوئی ایک دفعہ تاریخِ عالم نے لفظاً لفظاً بعینہٖ پورا ہوتی دیکھ لی ہے کیوں تم تعجب کرتے ہو کہ اس پیشگوئی کا دوبارہ ظہور نہیں ہوگا

گویا یہ اپنی منزل تک پہنچے بغیر آدھے راستے میں تھک کر بیٹھ جائے گی۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ آج بھی یقیناً دنیا کی عظیم الشان سلطنتوں کے پہاڑ اسلام کی راہ روکے کھڑے ہیں۔ آج بھی بے شک ہمیں اتنی بھی طاقت ان کے مقابل پہ نہیں جتنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے عرب غلاموں کو دنیا کی دیگر عظیم الشان سلطنتوں کے مقابل پر حاصل تھی۔ لیکن آج بھی وہی خدا ہے، وہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا خدا ہے جو ۱۴۰۰ سال پہلے تھا۔ اور ہم نہیں، ہمارا خدا ان پہاڑوں کو ضرور ریزہ ریزہ کر دے گا اور

میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں

کہ اگلی صدی میں تم یہ نظارے دیکھو گے کہ عظیم الشان طاقتوں کے پہاڑ ریزہ ریزہ کر کے ہموار میدانوں کی طرح تمہارے سامنے بچھا دیئے جائیں گے اور احمدیت کی فتح کے گھوڑے اور اسلام کی فتح کے گھوڑے دندناتے ہوئے ان کی چھاتی کے اوپر سے گزرتے چلے جائیں گے اور پھر اگلی دنیاؤں اور پھر مزید اگلی دنیاؤں کو فتح کرتے چلے جائیں گے۔

پس پہاڑوں کو ریزہ ریزہ ہوتے دیکھنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اور نہ ہی دنیا میں ایسا پہلا ہوا ہے اور یہ خدا کی طاقت ہے جو ایسا کرتی ہے۔ اس مضمون پر غور کرنے سے جہاں عظیم حوصلے ہم میں پیدا ہوتے ہیں، یقین پیدا ہوتا ہے، ہمارے عزائم کے سر بلند ہوتے ہیں، وہاں انکساری کے سر جھکنے بھی ہیں، وہاں عجز کے نئے سبق بھی ہم سیکھتے ہیں، وہاں ہمیں یہ پیغام بھی ملتا ہے کہ ہم اپنی طاقت سے، اپنی حکمتوں اور اپنی ہوشیاریوں کے بل بوتے پہ دنیا میں کوئی کام سرانجام نہیں دے سکیں گے — يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا — اگر ہمارے مقابل پر عظیم طاقتوں کو کوئی طاقت شکست دے گی تو وہ ہمارے رب کی طاقت ہے اور ہماری اپنی طاقت نہیں ہے۔ پس اگر اس پیغام کو تم نے بھلا دیا تو کوئی پہاڑ تمہارے آگے سر نہیں جھکائے گا۔ کسی پہاڑ کو فتح کرنے کی تم مقدرت نہیں رکھو گے۔ اس لئے اسلام کی سربلندی کی خاطر اس صدی سے اپنے سر جھکا کر نکلو اور اگلی صدی میں اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنے سر جھکا کر داخل ہو۔ عجز اور انکسار کے ساتھ داخل ہو۔ دعائیں کرتے ہوئے داخل ہو۔ خوشیوں کے گیت ضرور گاؤ لیکن اس کامل یقین کے ساتھ کہ ہمارا ایک خدا ہے جو ہماری پشت پناہی کے لئے کھڑا ہے۔ اور ہم میں کوئی بھی طاقت نہیں جب تک اس خدا کی نصرت ہماری مدد کو نہ آئے، ہم ایک انگلی ہلانے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ ایک قدم بھی آگے بڑھانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہمارا سانس لینا بھی اپنی طاقت میں نہیں ہے۔ یہ سب کچھ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت کا اذن جاری ہو اگر اس عجز کے ساتھ آگے بڑھو گے تو خدا تعالیٰ کی تقدیر تمہیں ایسے نظارے بھی دکھائے گی کہ نہایت عاجز اور حقیر چیزیں دنیا میں عجیب عظمتیں پا گئیں۔ ایک نظارہ تو تم نے یہ دیکھا کہ پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کیا گیا اور ذروں میں تبدیل کر دیا گیا۔ وہی خدا کی تقدیر جو یہ عظیم الشان کام کر کے دکھاتی ہے وہ ایسے نظارے بھی تو دکھاتی ہے کہ ریزوں کے پہاڑ بنا دیئے گئے اور ذروں کو بلندیاں عطا کی گئیں اور عظمتیں بخشی گئیں۔

پس جہاں تک غیروں کے، محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کے مٹنے کا تعلق ہے۔ یاد رکھو کہ خدا ان کو مٹائے گا اور تم سے نہیں مٹائے جا سکتے۔ جہاں تک تمہارا عظمتیں حاصل کرنے کا تعلق ہے۔ یاد رکھو کہ خدا ہی کے ہاتھ میں یہ عظمتیں ہیں لیکن

وہ صرف عاجز بندوں کو یہ عظمتیں عطا کیا کرتا ہے

اور ایسا ہونا کہ ذرّے پہاڑ بن جائیں، کوئی انہونی بات نہیں ہے آپ جانتے ہیں کہ سمندر میں گھونگوں کی کیا حیثیت ہوا کرتی ہے۔ بڑے بڑے عظیم الشان سمندر ہیں جن کے مقابل پر سمندر کے گھونگے کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ چھوٹی چھوٹی زندگی کی قسمیں ہیں جو بالکل حقیر ہیں۔ دنیا کی زندگی کی دوسری تمام قسمیں ان پر غالب آ جاتی ہیں اور ان کو اپنی خوراک بنا لیا کرتی ہیں۔ بے رفتار، دشمن سے بھاگنے کی بھی ان کو طاقت نہیں ہوتی، کسی پر حملہ کرنے کی ان کو طاقت نہیں۔ زندگی کی کمزور ترین صورتوں میں سے ایک صورت ہے اور حجم بھی بالکل معمولی اور ننھا سا۔ سمندر کی لہریں کبھی کبھی ان گھونگوں کو ساحل پر پھینک دیا کرتی ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ چھوٹے سے چھوٹا، کمزور سے کمزور بچہ بھی ان پر ہاتھ ڈالتا ہے، ان کو اپنے دفاع کی طاقت نہیں ہوتی۔ یہ وہ گھونگے ہیں جو عجز اور انکساری کے ساتھ جانیں دیتے ہوئے سمندر کے فرشوں پر، سمندر کی زمینوں پر ایک کے بعد دوسرا گرتا چلا جاتا ہے اور وہ ایک نئی زندگی ہی نہیں، دو زندگیوں میں نہیں، ہزاروں لاکھوں نسلوں میں بھی یہ امید نہیں کر سکتے۔ اتنے کمزور ہیں اور اتنے چھوٹے ہیں، کہ کبھی ان کا سر سمندر کی لہروں کی سطح سے باہر بلند ہو سکے گا۔ لیکن کامل استقلال کے ساتھ مسلسل ان کی ایک نسل اور پھر دوسری نسل اور پھر تیسری نسل مر مر کر سمندر کی تہہ بھرتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک ایسا وقت آتا ہے کہ سمندر کی سطح سے ان کا سر واقعۃً بلند ہو جاتا ہے اور زندگی کی دوسری قسمیں وہاں امن ڈھونڈتی ہیں اور ان کی قبروں پہ نئی زمینیں اور نئے کاشانے تعمیر ہوتے ہیں۔

نئے جزیرے وجود پذیر ہوتے ہیں

تو ہماری حیثیت اگر گھونگوں سے بڑھ کر نہ ہو، تب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

اگر ہم میں اپنی دفاع کی کوئی طاقت نہ ہو تب بھی فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہاں ایک چیز کی ضرورت ہے۔ عزم کی اور یقین کی۔ اور جدّوجہد مسلسل کی۔ پیہم مسلسل سعی کرتے چلے جائیں اور یہ جان لیں کہ گھونگوں کے جزیرے کبھی بنی نوع انسان کے لئے فائدہ بخش ہوتے ہیں لیکن آپ کی نعشوں پر، آپ کی نسلوں کی نعشوں پر اسلام کے جو جزیرے تعمیر ہوں گے، ان سے بڑھ کر فائدہ مند جزیرے کبھی دُنیا کے لئے کوئی نہیں بنائے گئے۔ لیکن آپ کا مقابلہ کسی ایک سمندر کے ایک حصّے سے نہیں ہے۔ بدی کا پانی آج تمام دُنیا کی خشکیوں کو غرق کر چکا ہے۔ آپ کو مسلسل ایسی قربانیاں دینی ہوں گی کہ ایک یا دو جزیرے نہیں بنانے ہوں گے بلکہ نئی زمینیں تعمیر کرنی ہوں گی۔ اور نئی زمینیں بعد میں بنا کرتی ہیں۔ پہلے خدا تعالیٰ کی طرف سے نئے آسمان بنائے جاتے ہیں۔ پس آسمان سے اپنا تعلق جوڑ لو اور کامل یقین رکھو اور پورا توکل کرو اور انکساری کا دامن تھام لو اور

مسلسل جدّوجہد کرتے چلے جاؤ۔

اس بات سے بے نیاز ہو جاؤ کہ تم آج فتح کا منہ کیوں نہیں دیکھ رہے یا کل فتح کا منہ کیوں نہیں دیکھ رہے۔ تمہاری نسلوں کو خدا تعالیٰ کی تقدیر کیوں اور انتظار کروا رہی ہے۔ ان سب باتوں سے بے نیاز ہو جاؤ۔ تمہاری فتح کا دن وہ دن ہے جب اسلام کی خاطر تم قربان ہو جاؤ گے۔ ہم میں سے ہر وہ شخص جو اسلام کی راہ میں قربانیاں دیتے ہوئے اپنے وجود کو کھو دیتا ہے، وہ دن، جس دن اس نے اپنے وجود کو کھویا، اس کی فتح کا دن ہے۔ یہی وہ راز تھا جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنے غلاموں کو سکھا دیا تھا اور پھر اس کے بعد اسلام کے لئے کسی شکست کا کوئی سوال باقی نہیں رہا تھا۔

ایک موقعہ پر ایک صحابی کو جب دشمنوں نے گھیرا ہوا تھا تو پیشتر اس کے کہ وہ جلّاد نیزہ مار کے اُن کو شہید کرتے۔ جب وہ جلّاد نیزہ مارتے ہوئے اُن کی طرف بڑھ رہا تھا تو انہوں نے بڑے زور سے نعرہ لگایا۔ فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ۔ فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ۔ کہ میں تو کامیاب ہو گیا۔ ربِّ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ حیرت اور استعجاب سے ان لوگوں نے اس آواز کو سنا جو ایک شہید ہونے والے کے آخری لمحوں کی آواز تھی۔ اور وہ بعض دلوں میں ایسا ڈوب گئی کہ اُن کو چین نہیں آیا۔ جب تک انہوں نے اسلام کے متعلق مزید تحقیق کر کے اُس کو سچا پاتے ہوئے اُس کو قبول نہ کر لیا۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فتح کا جو ایک راز اپنے غلاموں کو سکھا دیا۔ وہ یہی راز تھا کہ

تمہاری فتح کا دن وہ دن ہے جب تم خدا کے حضور اپنا سب کچھ پیش کر دو۔

پس اس بات سے بے نیاز ہو جاؤ کہ تمہاری نسلیں کیا دیکھتی ہیں اور کیا نہیں دیکھتیں۔ پس اس عزم کے ساتھ آگے بڑھو۔ یہ وہ ابتلاء ہوں گے کہ خدا کی تقدیر ضرور اور ضرور بالآخر عظیم الشان فتوحات دکھائے گی۔ لیکن میں یہ تعلیم دیتا ہوں اور یہ تعلیم قرآن اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم آپ کو دیتا ہوں۔ اپنی طرف سے نہیں دے رہا، کہ ان فتوحات کی تاریخ میں آگے نہ بڑھو۔ ان فتوحات کی جستجو میں آگے نہ بڑھو کیونکہ حقیقی اور اصلی اور دائمی فتح تمہاری قربانی کا دن ہے اور تمہاری قربانی کی فتح ہے۔ پس اپنی قربانی کے معیار پہلے بلند کرتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر قربانی کے ارادے سے اور عزم باندھتے

ہوئے اگلی صدی میں داخل ہو۔ اور خدا سے یہ عرض کرو کہ جب بھی ہماری واپسی کا وقت آئے تیرے حضور ہم فتح پانے والوں میں شامل ہوں۔ اگر ایسا کرو گے تو ہر آن، ہر قدم فتح ہی کا دن ہے۔ ہر لمحہ تمہارا فتح کا لمحہ ہو گا۔ ہم میں نئے آنے والے بھی فاتحانہ شان سے اس دُنیا میں داخل ہو رہے ہوں گے۔ ہم میں سے وہ جو اس دُنیا سے جدا ہو رہے ہوں گے وہ بھی فاتحانہ شان سے اس دُنیا سے جدا ہو رہے ہوں گے۔ یہ وہ جماعت ہو گی جس کو دُنیا کی کوئی طاقت مفتوح اور مغلوب نہیں کر سکے گی۔

جہاں میں نے گھونگوں کی مثال دے کر آپ کو یہ یاد دلایا اور ایک نظارہ قانونِ قدرت سے دکھایا کہ مرنے والے حقیر لوگ بھی، قربانیاں دینے والے بالکل بے حقیقت ذرّات بھی جب استقلال کے ساتھ، مستقل جدّوجہد کے ساتھ قربانیاں پیش کرتے چلے جاتے ہیں تو ان قربانیوں کو ضرور سربلندی عطا کی جاتی ہے۔ عظیم سمندروں پر اُن کو فتح یاب کیا جاتا ہے۔ وہاں اس خطبے کو ختم کرنے سے پہلے میں اس امر کی طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ جزیرے کا وہ حصّہ جو سمندر سے باہر سر نکالتا ہے، اگر اپنی بلندی پر مغرور ہو جائے اور اپنی بلندی کا مقابلہ اُن حقیر ذرّات کی پستی سے کرنے لگے جو اس کو سمندر کی تہہ میں اَرب ہا اَرب ٹن وزن کے نیچے دبے ہوئے دکھائی دیتے ہوں گے تو کیسی جہالت کی بات ہو گی۔ وہ پہلی نسل گھونگوں کی جو سمندر کی تہہ میں بظاہر بغیر کسی نظر آنے والے مقصد کے اپنی لاشیں بچھا دیتی ہے، وہ اس بات کی ضمانت دیتی ہے کہ اس کی آئندہ نسلیں ضرور فتحیاب ہوں گی۔ اور

سب سے بڑی فتح پانیوالی نسل وہی ہے جو سب سے پہلے ترقی کے سلیقے سکھاتی ہے۔ قربانی کے رستوں سے گزرنے کے آداب بتاتی ہے۔

اس کے اوپر جتنی بھی کوئی عمارت بلند سے بلند تر ہوتی چلی جائے وہ ساری ہمیشہ ہمیش کے لئے اس ادنیٰ، پست، پہلی سطح کی ممنونِ احسان رہتی ہے۔ پس اپنے اُن بزرگوں کے احسانات کو نہ بھولیں۔ خواہ وہ آج سے سو سال پہلے گزر گئے یا چند دن پہلے گزرے یا چند لمحے پہلے گزرے۔ خواہ اس صدی میں گزرے یا چودہ سو سال پہلے گزرے۔ وہ سارے قربانی کے گھونگے جو خدا کی راہ میں اپنی جانیں بچھاتے رہے۔ جن پر اسلام کی بلند و بالا عمارتیں تعمیر ہوئیں اور یہ عظیم الشان جزیرے اُبھرے۔

وہ لوگ ہماری دُعاؤں کے خاص حقدار اور محتاج ہیں، محتاج نہیں، ہم محتاج ہیں کہ اُن کے لئے دُعائیں کریں اور وہ حقدار ہیں کہ ہم اُن کے لئے دُعائیں کریں۔

اور اُن کے تصوّر سے ہم وہ عرفان حاصل کریں جو انکساری کے لئے ضروری ہوا کرتا ہے۔

انکساری محض زبان سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ یاد رکھیں! بڑے بڑے ایسے متکبر لوگ ہیں جو اپنی شان بتانے کے لئے کہا کرتے ہیں ہم تو کوئی چیز بھی نہیں۔ بڑے بڑے ایسے ساہوکار اور امیر اور کارخانے دار ہیں بعض جو اپنی شان اس طرح بناتے ہیں کہ مجلس میں بیٹھ کر کہتے ہیں کہ ہم تو ایک مزدور ہیں۔ ہماری زندگی تو ہمارا وقت تو روزانہ مزدوری کرتے گزرتی ہے۔ ہمیں کیا پتہ ہم کیا لوگ ہیں اور وہ سمجھتے ہیں اسی میں شان ہے۔ ایک کروڑپتی مزدور ہے جو لاکھوں مزدوروں پر حکومت کر رہا ہے۔ ایسی انکسار کی باتیں جھوٹی اور مصنوعی اور بے حقیقت ہیں۔ تکبر بننے

کے لئے بھی عرفان کی ضرورت ہے۔ اور اگر آپ اپنے پرانے بزرگوں کو ان عظمتوں کے وقت یاد رکھیں گے جو آپ کو خدا کے فضل عطا کرتے ہیں تو آپ کو حقیقی انکساری کا عرفان نصیب ہوگا۔ تب آپ جان لیں گے کہ آپ اپنی ذات میں کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتے وہ لوگ جو سب سے پہلے آئے۔ جنہوں نے نیکی کے اطوار سکھائے جنہوں نے تمہیں قربانیوں کے اسلوب بتائے۔ جنہوں نے وہ ادائیں سکھائیں جو خدا کی نظر کو محبوب ہوا کرتی ہیں۔ وہ لوگ ہیں جو اس صدی میں داخل ہوتے وقت سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور ان کے ذکر کو بھی بلند کریں جس طرح خدا اور رسول کے ذکر کو بلند کرتے ہیں۔

اس ضمن میں میں نے اس سے پہلے اپنے افریقہ کے دورہ میں ایک ہدایت دی تھی (معلوم نہیں کس حد تک اس پر عمل ہوا) کہ

اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو یاد رکھنا اور ان کے احسانات کو یاد رکھ کر ان کے لئے دعائیں کرنا یہ ایک ایسا اچھا خُلق ہے کہ اس خُلق کو ہمیں صرف اجتماعی طور پر نہیں بلکہ ہر گھر میں رائج کرنا چاہیئے۔

چنانچہ غالباً کینیا کی بات ہے وہاں میں نے ایک کمیٹی بٹھائی کہ وہ سارے بزرگ جو پہلے کینیا پہنچے تھے۔ جنہوں نے یہاں آکر قربانیاں دیں۔ جماعت کی بنیادیں استوار کیں، ان کے حالات اکٹھے کریں۔ ان حالات کو زندہ رکھنا تمہارا فرض ہے۔ ورنہ تم زندہ نہیں رہ سکو گے۔ اور مجھے تعجب ہوا اور بڑا دکھ آمیز تعجب ہوا جب میں نے ان نوجوان نسلوں سے ان کے آباء و اجداد کے متعلق پوچھا تو پتہ لگا کہ اکثر کو کچھ پتہ نہیں۔ نام جانتے تھے، یہ پتہ تھا کہ فلاں زمانے میں کوئی صاحب آئے تھے۔ بعضوں کو یہ بھی پتہ تھا کہ اس کی قبر کہاں ہے بعضوں کو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ اس کی قبر کہاں ہے۔ وہ دادا جو کسی وقت آیا تھا یا پڑدادا جو کسی وقت آیا تھا۔ وہ کہاں چلا گیا۔ بعضوں کو یہاں تک علم نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے ان کو بتایا کہ یہ تو عظیم الشان قربانیاں کرنے والے انسان تھے، انہوں نے ہی وہ بنیادیں قائم کی ہیں جن پر آج تم قائم ہو کر اپنے آپ کو ایک بلند عمارت کے طور پر دیکھ رہے ہو۔ چنانچہ اس کمیٹی نے بڑا اچھا کام کیا اور ایک عرصے تک میرے ساتھ ان کا رابطہ رہا اور بعض ایسے بزرگوں کے حالات اکٹھے کئے جو نظر سے اوجھل ہو چکے تھے۔

اس لئے ہر خاندان کو اپنے بزرگوں کی تاریخ اکٹھا کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور اس تاریخ کو ان کی بڑائی کے لئے شائع کرنے کی خاطر نہیں بلکہ اپنے آپ کو بڑائی عطا کرنے کے لئے، ان کی مثالوں کو زندہ کرنے کے لئے ان واقعات کو محفوظ کریں اور پھر اپنی نسلوں کو بتایا کریں کہ یہ وہ لوگ ہیں، جو تمہارے آباء و اجداد تھے کن حالات میں، کس طرح وہ لوگ خدمت دین کیا کرتے تھے، کس طرح وہ چلا کرتے تھے، کس طرح بیٹھا کرتے تھے، اوڑھنا بچھونا کیا تھا، ان کے انداز کیا تھے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ سیالکوٹ دورے پر گیا۔ انصار اللہ کا صدر تھا ان دنوں، تو میرے ساتھ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب جو اس زمانے میں انصار اللہ سیالکوٹ شہر کے صدر تھے وہ بھی ہم سفر تھے۔ یہ چوہدری محمد اسلم صاحب مکرم چوہدری شاہنواز صاحب کے بھائی تھے۔ تو حسنِ اتفاق سے ہمارا سفر ان سڑکوں پر ہوا جن سڑکوں پر کسی زمانے میں انہوں نے بچپنے کے دور پہ اپنے والد کو ان نئے احمدیوں کے ساتھ چلتے دیکھا تھا جو قافلہ در قافلہ قادیان کو جایا کرتے تھے۔ عجیب طرح پر وہ نظارہ تھا کہ ہمارا غالباً ٹانگہ تھا یا موٹر تھی، جو بھی تھا جب ان سڑکوں سے گذر رہا تھا تو ایک ایک یاد ان کے ذہن میں تازہ ہوتی چلی جا رہی تھی اور وہ بتایا کرتے تھے کہ اگرچہ استطاعت تو تھی لیکن ہمارے ابا جان مرحوم اس بات کی زیادہ لذت محسوس کیا کرتے تھے کہ پیدل قادیان جائیں۔ چنانچہ گاؤں گاؤں سے چھوٹے چھوٹے قافلے اس قافلے کے ساتھ ملتے چلے جاتے تھے اور ایک جلوس سا بنتا چلا جاتا تھا اور کئی لوگ ساتھ پنجابی کے گیت گاتے ہوئے صدائیں الاپتے ہوئے اس قافلے کی رونق بڑھا دیا کرتے تھے اور نئی روحانی لذتیں اس کو عطا کیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں میں بھی کئی دفعہ آنگلی پکڑ کے ساتھ اس طرح چل رہا ہوتا تھا اور پھر باقی جماعت بھی۔ جتنا مزہ اس زمانے میں ان جلسوں کا اور قادیان اس طرح پیدل جلوس کی صورت میں جانے کا آیا ویسا ان کو پھر ساری عمر کبھی مزہ نہیں آیا۔ مزے تو آئے، کئی کئی رنگ کے مزے آئے۔ لیکن وہ بات اپنے رنگ میں ایک الگ بات تھی۔

تو ان بزرگوں کی باتیں جس طرح انہوں نے پیار سے کیں، اس سے میرا دل بھی بے ساختہ دعاؤں سے بھر گیا اور میں نے سوچا کہ کاش سارے خاندان دنیا کے اسی طرح اپنے بزرگوں کو یاد رکھیں اور اپنے بزرگوں کے تذکرے اپنے خاندان میں اپنے بچوں سے کیا کریں۔ بعض ان میں سے ایسے بھی ہوں گے جن کو یہ خواہش ہوگی کہ وہ ان واقعات کو کتابی صورت میں چھپوائیں۔ لیکن میں ان کو میں ایک بات کی تنبیہ کرنا چاہتا ہوں کہ بسا اوقات ایسے واقعات اکٹھے کرنے والے احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ بعض ایسی روایات بیان کر دیتے ہیں اپنی یادداشت کی غلطی کی وجہ سے، جو بعض دوسری روایات سے ٹکرا جاتی ہیں۔ بعض ایسی باتیں بیان کر دیتے ہیں جو کم عمری کی وجہ سے نا سمجھی کے نتیجے میں وہ صحیح پہچان نہیں سکے۔ واقعہ کسی اور رنگ میں ہوا بات کسی اور رنگ میں کی گئی اور اس بچے نے کچھ اور سمجھ لیا اور وہی بیان کر دیا تو یقیناً ایسے راویوں کو جھوٹا تو نہیں کہا جا سکتا لیکن غلطی انسان سے ہوتی ہے۔ اور یہ روایتیں ایسی قیمتی اور مقدس ہیں اور جماعت کی ایسی امانت ہے کہ ان میں ہم معمولی اور ادنیٰ غلطیاں بھی پسند نہیں کر سکتے۔ اس لئے اگر کسی نے ان بزرگوں کے حالات اس نیت سے چھپوانے ہوں کہ باقی بھی استفادہ کریں تو ان کا اخلاقی اور جماعتی فرض ہے کہ وہ نظام جماعت سے پہلے اس کی اجازت لیں اور علماء ان کتب کو پڑھ کر اچھی طرح اس بات کا جائزہ لے لیں کہ کوئی ایسی بات نہیں جو کسی پہلو سے بھی جماعت کے لئے مضر ہو یا غلط دعوے کئے گئے ہوں یا ضرورت سے بڑھ کر فاخرانہ انداز اختیار کیا گیا ہو جب کہ بڑائیوں کے بیان میں عاجزانہ طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ تو کئی قسم کے خطرات ایسی باتوں میں لاحق ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ یہ کام کریں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اگر اس نسل میں ایسے ذکر زندہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ آپ کے ذکر کو بھی بلند کرے گا اور آپ یاد رکھیں کہ اگلی نسلیں اسی طرح پیار اور محبت سے اپنے آپ کے احسان کے سامنے جھکا کرتے ہوئے آپ کا مقدس ذکر کیا کریں گی اور آپ کی نیکیوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گی۔ اسی طرح سلسلہ بسلسلہ، صدی بصدی ہی مؤثر یہ خدا تعالیٰ ایسے انتظام کرتا رہے گا کہ جماعت کے لولے تازہ ہو جائیں، جماعت کے عزم پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جائیں۔ نیت سو گنے بلند ہوں اور وہ امانت جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کی ہے اس کو ہم آدھے راہ میں اپنی غفلتوں کے ساتھ ضائع نہ کر دیں۔ اللہ کرے کہ ہم اس شان سے اور اس عجز کی شان کے ساتھ، اس توکل سے اور اس توکل کی شان کے ساتھ، اس دعا سے اور اس دعا کی شان کے ساتھ اگلی صدی میں داخل ہوں کہ ہمارا قدم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی راہوں پر آگے بڑھتا رہے اور ایک قدم بھی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں سے ہٹ کر آگے نہ پڑے۔ [illegible]

آپ کے خطوط

"بدر" کے جشنِ تشکر نمبر پر قابلِ قدر تبصرہ!

مایۂ ناز سکالر ڈاکٹر ہیرالال چوپڑہ کے قلم سے

محترم ڈاکٹر ہیرالال صاحب چوپڑہ ایم۔ اے۔ ڈی۔ لٹ (ڈاکٹر آف لٹریچر) ریٹائرڈ پروفیسر کلکتہ یونیورسٹی کا مکتوبِ گرامی شکریہ کے ساتھ درج ذیل ہے۔ جس میں موصوف نے حقیقت افروز تبصرہ کے ساتھ بعض ایمان افروز تاریخی حقائق سے بھی لطیف انداز میں پردہ اُٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی صحت و عمر اور ایمان میں برکت دے۔ آمین۔

(ایڈیٹر)

یکم اپریل سنہ ۱۹۸۹ء

برادرم قبلہ عبدالحق فضل صاحب!

السلام علیکم

برادرم! "بدر" کا صد سالہ "جشنِ تشکر" نمبر دیکھکر بڑی خوشی ہوئی۔ اس میں شک نہیں کہ احمدیت نے جو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی ہے۔ اور اُن ملکوں میں، جہاں اسلام کے دین کا تو کجا اسلام کے لفظ کا بھی پہنچنا اگر ناممکن نہیں تو دُشوار ضرور تھا۔ اور خدا کے فضل سے آج صورتِ حال یہ ہے کہ فقط احمدیت کے ذریعے ۱۳۰ مختلف ممالک میں اسلامی ادارے قائم ہیں اور روشنی کے مینار کا کام کر رہے ہیں۔ دنیا کو بتا رہے ہیں کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ اپنی سو سالہ زندگی میں احمدیت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اسلام کسی تلوار یا تشدد کا حامی نہیں بلکہ وہ بنی نوع انسان میں "الخلق عیال اللہ" کے صحیح مقصد کو پورا کرنے کے لئے مفاہمت، محبت، ہم آہنگی اور خدمتِ خلق کی تلقین و تعلیم دیتا ہے۔ ۱۹۳۰ء کے لگ بھگ کا زمانہ تھا کہ خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین صاحب سے لاہور میں ملاقات ہوئی۔ میں لاہور سناتن دھرم کالج اور پنجاب یونیورسٹی میں پروفیسر تھا۔ اُس وقت حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مرزا صاحب کی وساطت اور اعانت نیز سرپرستی سے تمام مذاہب کے مشترکہ جلسوں کا انعقاد ہونے لگا۔ جن میں بالخصوص اس امر پر زور دیا جاتا تھا کہ دین چاہے کوئی بھی ہو، وہ کہاں تک اپنے مقلدوں کو اخوتِ باہمی کی تعلیم دیتا ہے اُن عناصر کو لے کر عوام میں اُن کی تبلیغ و اشاعت کی جائے اور مرزا صاحب ازراہِ کرم بندہ کو بھی اُن مجالس میں شمولیت کا فخر عطا فرماتے تھے۔ کیونکہ بندہ پنجاب میں پھیلے ہوئے ہزاروں نہیں تو سینکڑوں سناتنی سکولوں کے لئے ایجوکیشن سیکرٹری تھا جسے سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب نے منتخب کیا ہوا تھا۔ چنانچہ ایک سال ایسا ہوا کہ مرزا صاحب کی مجوزہ کانفرنس کے دنوں میں، لاہور میں تعطیلات کی وجہ سے کالج بند تھا۔ اور بندہ اپنے وطنِ مالوف حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں گیا ہوا تھا۔ تو مرزا صاحب نے اپنا خاص قاصد میرے گاؤں میں بھیج کر مجھے مطلوبہ جلسہ پر بلوا کر مجھے شمولیت کے فخر سے نوازا۔ وہ حقیقی اسلام کو سمجھتے تھے اور اُسی کی تبلیغ کرتے تھے ــــــ "بدر" کا جشنِ تشکر نمبر دیکھکر وہ سب یادیں تازہ ہو گئی ہیں۔ آپ نے اس نمبر میں احمدیت کی تاریخ کے ساتھ اسلام کے قابلِ تقلید عنوانات کی بھی وضاحت فرمائی ہے تاکہ قارئین کو پتہ چلے کہ اسلام کیا ہے۔

اس شمارے میں بانی سلسلہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نیز چار خلفائے کرام کے فوٹو اور اس کے علاوہ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ۔ قادیان کے منارۃ المسیح مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ نیز مزار حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تصاویر کافی تاریخی حیثیت رکھتی ہیں۔ مضامین میں اقوامِ عالم میں امن و اتحاد پیدا کرنے کیلئے سب سے پہلے خلیفہ چہارم مرزا طاہر احمد صاحب کا پیغام ہے جس میں اخوتِ عالمگیر پر زور دیا گیا ہے۔ منتخب آیاتِ قرآن مع ترجمہ بابت اللہ تعالیٰ، صفاتِ الٰہی، حضرت اقدس محمد صلعم، تبلیغ، قرآن مجید، نماز اور زکوٰۃ، روزہ و حج کی برکات، اسلامی معاشرت، اخلاقی بلندی، دشمنوں سے حسنِ سلوک وغیرہ کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ دینِ اسلام کی عالمگیریت کو واضح کرتا ہے۔ پھر انہی مضامین پر احادیثِ نبوی کے اُردو ترجمے سے ان کی وضاحت کی گئی ہے۔ اسلام میں عورت اور اسلام میں جو خاص خاص خصوصیتیں ہیں، ان کو واضح کیا گیا ہے نیز کئی مضامین جماعت کی سو سالہ تاریخ سے۔ اس کے عقائد کے ماننے والے مشاہیر مثلاً چوہدری سر ظفر اللہ خان اور اسلامی دنیا کے واحد نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کے حقائق زندگی کے علاوہ احمدیت پر غیر احمدیوں کی آراء دی گئی ہیں۔ جن میں مولانا ابوالکلام آزاد سید ممتاز علی ممتاز۔ خواجہ حسن نظامی، نیاز فتحپوری، انقلاب لاہور، علامہ اقبال، مولانا محمد علی جوہر، مولانا عبدالماجد دریابادی اور میرے ہموطن سردار دیوان سنگھ مفتون حافظ آبادی مدیر ریاست دہلی اور دیگر کئی مشہور شخصیتوں کی احمدیت کے متعلق رائیں دی گئی ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ یورپ، امریکہ اور بالخصوص افریقہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا سہرا احمدیت ہی کے سر ہے۔ مضامین کے مطالعے سے اسلام کی ہمہ گیریت اور روشن پہلو اجاگر ہوتے ہیں۔ اور لطف اس بات کا ہے کہ اگرچہ پاکستان یا کسی اور جگہ اس فرقے کی شدید مخالفت ہے لیکن اس مجلّے میں کسی کے خلاف کچھ نہیں لکھا گیا ہے۔ اور دینِ اسلام کے بہت سے مسائل کی وضاحت ملتی ہے۔ جس کے لئے ناشرین مجلّہ مبارکباد کے بجا طور پر مستحق ہیں مضامین اسلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔

معاف کیجئے گا میں بہت زیادہ لکھ گیا اور آپ کے تضیعِ اوقات کا موجب بنا۔

نیازمند ۸۳ سالہ بوڑھا دُعاگو

ہیرالال چوپڑہ

تحریک دُعائے خاص

اخویم مکرم ابوالبرکات محمود صاحب ابن مکرم ابوالفضل محمود صاحب مرحوم مقیم نیویارک (امریکہ) نزیل قادیان، ایک ہزار روپے اعانتِ بدر میں ادا کر کے اپنی بڑی بیٹی عزیزہ عفت محمود سلمہا ربہا جو پیدائشی طور پر بوجہ اعصابی کمزوری چلنے پھرنے سے معذور ہے کی محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے معجزانہ صحت یابی نیز اپنی اہلیہ محترمہ شکیلہ محمود صاحبہ اور دونوں چھوٹی بیٹیوں عزیزہ شاہین محمود و عزیزہ یاسمین محمود سلمہا ربہا کی صحت و سلامتی، دینی و دُنیاوی ترقیات اور نیک مقاصد میں حصولِ کامیابی کے لئے قارئینِ بدر کی خدمت میں دُعاؤں کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: خورشید احمد انور۔ نائب ناظر بیت المال (آمد) قادیان

حالاتِ زندگی مکرم ابوالفضل محمود صاحب مرحوم

خاکسار اپنے والد بزرگوار محترم ابوالفضل محمود صاحب مرحوم، جو تقسیم ملک سے قبل قادیان میں رہائش پذیر تھے اور بعد میں کراچی (پاکستان) ہجرت کر گئے تھے، کے حالاتِ زندگی کتابی صورت میں شائع کرنا چاہتا ہے۔

جماعت کے ایسے احباب جو مرحوم والد صاحب سے ذاتی طور پر واقفیت رکھتے ہوں، درخواست ہے کہ وہ اپنی یادداشتوں کے ذریعہ اس کام کی تکمیل میں خاکسار سے مخلصانہ تعاون کر کے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

خاکسار: ابوالبرکات محمود مقیم نیویارک (امریکہ)

معرفت مکرم خورشید احمد صاحب انور

نائب ناظر بیت المال (آمد) قادیان

خطبہ جمعۃ المبارک

صبر کو دوسری تمام صفات میں ایک غیر معمولی مقام حاصل ہے اور قرآن کریم نے صبر پر انتہا زور دیا ہے

صبر کا مضمون سمجھ آجائے تو پھر انسانی نفس کے آزاد شدہ ہر قسم کے جن انسان کے قابو آسکتے ہیں!

اسلام توازن کا نام ہے جہاں غیرت صبر کی حدود سے باہر نکل جاتی ہے وہاں غیرت نہیں ہے دراصل وہاں حماقت ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ دفتر P.S. لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ "بدر" کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ...... (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:—

میں نے گزشتہ جمعہ پر قناعت کا مضمون بیان کرتے ہوئے یہ گذارش کی تھی کہ قناعت کا فقدان انسان کو شرک کی طرف لے جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو شخص قانع نہیں وہ مشرک ہو جاتا ہے بلکہ قناعت کے فقدان کے نتیجے میں شرک میں مبتلا ہونے کے خطرے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور قناعت اور شرک کے درمیان اللہ تعالیٰ نے صبر کی حفاظتی دیوار قائم فرمائی ہے اس لئے

صبر کو دوسری تمام صفات میں ایک غیر معمولی مقام حاصل ہے

اور قرآن کریم نے صبر پر بے انتہا زور دیا ہے۔ ان کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں میں اس مضمون کو کچھ مزید واضح کرنا چاہتا ہوں۔

قناعت کی مثال تو اس خیالی جن کی طرح ہے جو حضرت سلیمان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے بوتل میں بند کر دیا تھا۔ اگر انسانی نفس بوتل میں بند کر دیا جائے اور اسے کھل کر کھیلنے کی اجازت نہ دی جائے، اسے اپنی مرضی سے جس طرف چاہے اس طرف سر اٹھا کر نکل بھاگنے کی اجازت نہ دی جائے تو گویا وہ حضرت سلیمان کا جن بوتل میں بند ہو گیا ہے اور اس کا نام قناعت ہے۔ جب یہ جن ایک دفعہ بوتل سے آزاد ہو جاتا ہے تو انسانی نفس کو ہر سمت میں کھل کر کھیلنے کا موقعہ ملتا ہے اور بہت سی شاخیں پھوٹتی ہیں اور پھوٹتی چلی جاتی ہیں اور نفس کی طلب کی کوئی حد نہیں رہتی۔ انسانی فطرت کے اندر خدا تعالیٰ نے تمناؤں کا ایک لا انتہاء سلسلہ پیدا کر دیا ہے یعنی اس کے بیج رکھ دیئے ہیں اور تمناؤں کی کوئی حد نہیں ہے اور کوئی ایسی سمت نہیں ہے، جس سمت سے تعلق رکھنے والی کوئی انسانی تمنا موجود نہ ہو یا پیدا نہ ہو سکتی ہو تو اس پہلو سے چونکہ انسانی نفس قناعت کی بوتل سے باہر نکل کر آزاد ہو جاتا ہے، اس کو روکنے کے لئے چاروں طرف صبر کی دیواریں قائم کرنی پڑتی ہیں اور اگر صبر نہ ہو تو پھر اس کے بعد سوائے شرک کے کچھ بھی نہیں رہتا۔ یعنی لازماً انسان کی ہر تمنا، انسان کو اگر کلیۃً آزاد ہو جائے اور صبر نے اس کو روکا ہوا نہ ہو تو وہ شرک کی طرف لے جائے گی۔ کہتے ہیں کہ بوتل کا جن جب آزاد بھی ہو جائے تو بعض وظائف سے بعض لوگ اس کو قابو کر لیا کرتے ہیں چنانچہ ایک زمانہ ایسا تھا جب کہ مسلمان علماء میں بکثرت اس بات کا چرچا ہوا کرتا تھا کہ کوئی ایسا وظیفہ معلوم ہو یا کونسا وہ وظیفہ ہے جس سے ہم بوتل کا جن قابو کر لیں اور جنوں کے قابو کرنے کا مضمون پھر بڑھتے بڑھتے ایک آزاد نفس کی طرح خود اپنی ذات میں شاخیں نکالنے لگا۔ شروع تو اس سے ہوا تھا کہ حضرت سلیمان کا جن جب آزاد ہوا تو اس کو قابو کرنے کے لئے کچھ وظیفے ہیں، ان وظیفوں کی تلاش کی جائے اور اس کے بعد پھر ایک جن نہیں رہا، ہزار سمتوں میں ہزار جن پیدا ہو گئے۔ ہر ہر انسانی خواہش سے تعلق رکھنے والا ایک جن بن گیا اور مختلف وظائف ایجاد ہونے شروع ہوئے کہ ہم ان جنوں کو قابو کریں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کو قابو کرنے کا ایک ہی وظیفہ بیان فرمایا ہے اور وہ صبر ہے۔

اگر انسان کو صبر کا سلیقہ آجائے اور صبر کا مضمون سمجھ آجائے

تو پھر انسانی نفس کے آزاد شدہ ہر قسم کے جن انسان کے قابو آسکتے ہیں۔

اس مضمون کو مزید کھولتے ہوئے میں آپ کے سامنے صبر کے چند پہلو رکھنا چاہتا ہوں۔ حرص و ہوا، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، جب وہ آزاد ہو تو جہاں بھی آپ نے اس کو کھلی آزادی دی، وہاں لازماً وہ آپ کو خدا سے دور اور شیطان کے قبضہ میں لے جائے گی۔ کوئی آرزو ہو، کوئی تمنا ہو، جس حد تک بھی آپ اس پر غور کریں گے، جب تک آپ اس کو سنبھالنے کی استطاعت نہیں رکھتے، اس وقت تک وہ تمنا لازماً آپ کو کسی ایسے گناہ میں ملوث کرے گی، جو آپ کو غیر اللہ کے سامنے جھکنے پر مجبور کر رہا ہو گا۔ وہ آرزو جو خدا کے بنائے ہوئے قوانین اور اس کی ہدایت کے تابع پوری نہیں ہو سکتی، وہ آرزو جب خدا کے بنائے ہوئے قوانین اور اس کی ہدایات سے باہر جا کر پوری کی جاتی ہے تو اسی کا نام شرک ہے۔ ان آرزوؤں کو خدا کے قوانین اور ہدایات کے تابع رکھنے کے لئے صبر کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ وہ لوگ جو صبر کرنا جانتے ہیں

اگرچہ یہ ایک تکلیف کی حالت ہے لیکن صبر کے نتیجے میں رفتہ رفتہ ان کی تکلیف دور ہونے لگتی ہے اور وہ آرزوئیں جو سر اُٹھاتی ہیں اور باغیانہ حالت اختیار کر جاتی ہیں، اگر انسان صبر کرے اور للہ صبر کرے تو اُن کی باغیانہ حالت میں کمی آنی شروع ہو جاتی ہے۔ ان کی شورش اور شوخی میں کمی آنی شروع ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ انسان کو اُسی حالت پر ایک چین مل جاتا ہے، ایک قسم کا سکون نصیب ہو جاتا ہے پس صبر کے نتیجہ میں انسانی آرزوؤں کی سمت دوسرا رُخ اختیار کرتی ہے، واپسی شروع کر دیتی ہے اور

صبر کا کمال انسان کو پھر قناعت تک پہنچا دیتا ہے۔

یہ وہ مضمون ہے جو انسانی زندگی کی ہر دلچسپی سے تعلق رکھتا ہے۔ انسان جس چیز کو بھی کہتے ہیں۔ جن خواہشات یا تمناؤں یا احساسات کا انسان مجموعہ ہے، ان خواہشات، ان تمناؤں، ان احساسات کے ہر پہلو سے یہ مضمون تعلق رکھتا ہے۔ پس صبر کی بے انتہا ضرورت ہے۔ اور اس دُنیا میں رہتے ہوئے، جہاں مادہ پرستی نے ہر طرف قیامت بپا کی ہوئی ہے، جماعت احمدیہ کے لئے صبر کو اختیار کرنا بہت ہی بنیادی ضرورت کی حامل چیز ہے اس کے بغیر ہم نہ اپنے نفسوں کو فتح کر سکتے ہیں نہ دُنیا کو خدا کے لئے فتح کر سکتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے ابھی گزارش کی تھی کہ

صبر کے ساتھ للہ کا لفظ جوڑنا ضروری ہے۔

ایک صبر بغیر خدا کے ہوا کرتا ہے اور ایک صبر خدا کے ساتھ اور خدا کی خاطر ہوا کرتا ہے۔ ان دونوں صبروں میں فرق ہے۔ بعض جانور بھی صبر کرنا جانتے ہیں لیکن وہ کوئی روحانی صفت نہیں۔ چنانچہ بعض ایسے جانور ہیں جو HIBERNATE ہو جاتے ہیں۔ یعنی سردیوں میں جب اُن کو کوئی غذا میسّر نہیں آتی تو وہ صبر کی اتنی غیر معمولی طاقت رکھتے ہیں کہ اپنے جسم کے اندرونی نظام کو غیر شعوری طور پر یہ حکم دے دیتے ہیں۔ یا کچھ شعوری طور پر پہلے دیتے ہوں گے، پھر رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ نے اُن کی استطاعت کو بڑھا دیا مگر بہر حال آخر پر پہنچ کر یہ غیر شعوری صورت بن جاتی ہے یعنی اُن کا نفس خود اُن کی اپنی ذات پر، اپنی خواہشات پر، اپنے خون کی گردش پر، اپنے دل کی دھڑکن پر پابندیاں لگا دیتا ہے کہ ٹھیک ہے تم ابھی زندہ ہو لیکن حالات ایسے ہیں کہ تمہاری زندہ رہنے کی تمام صلاحیتیں اس وقت کارگر نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے خود اپنی خاطر اپنے اُوپر صبر کے پہرے بٹھاؤ اور ہر خواہش کو کم کر دو، زندگی کی ہر علامت کو کم کر دو۔ چنانچہ اس کا نام سائنسی اصطلاح میں HIBERNATION ہے۔ ریچھ HIBERNATE کرتے ہیں اور بہت سے جانور ہیں جو HIBERNATE کرتے ہیں اور شدید سردی کے موسم میں جب کہ ۰° تک بعض علاقوں میں درجہ حرارت گر جاتا ہے اور کچھ کھانے کو بھی نہیں مل رہا ہوتا۔ برفوں کے اندر دبے ہوئے وہ کچھ اپنے اوپر صبر کے پہرے ڈال دیتے ہیں۔ بعض اژدھا بھی HIBERNATE کرتے ہیں اور بعض مینڈک وغیرہ بھی HIBERNATE کرتے ہیں۔ پس صبر کی انتہائی شکل HIBERNATION ہے اور HIBERNATION کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے یہ قانون جاری کیا ہوا ہے کہ آپ کی تمناؤں کی اور آرزوؤں کی سکون آنا شروع ہوتا ہے مراد پہنچا بے قرار یاں میں کمی آ جاتی ہے چنانچہ جب بھوک میں کمی آ گیا ہے تو وہ SAND LANDS میں جو تیزاب پیدا کرتے ہیں اور بھوک بڑھاتے ہیں، اُن کی حرکت میں بھی کمی آنی شروع ہو جاتی ہے۔ دل کی دھڑکن بھی کم ہونے لگتی ہے۔ خون کی گردش بھی کم ہونے لگتی ہے یہاں تک کہ زندہ رہنے کے لئے ایسے جانوروں کو جتنی حرارت کی ضرورت ہے، وہ اتنی کم ہو جاتی ہے کہ ایک دن زندہ رہنے کے لئے عام طور پر ریچھ کو جتنی توانائی کی ضرورت ہے اسی توانائی میں وہ بیس دن، مہینہ بھی زندہ رہ سکتا ہے تو

یہ قانونِ قدرت میں صبر کی مثال ہے

اور صبر کے نتیجے میں کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مگر یہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، صبر للہ نہیں، قانونِ قدرت کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔ بعض قوموں میں صبر کی عادت ہوا کرتی ہے، وہ بھی للہ صبر نہیں کرتیں مگر اُن کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ مخالف حالات میں وہ برداشت کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ چنانچہ ویٹنام WAR میں جو طاقت جیتی ہے، وہ صبر کی طاقت جیتی ہے۔ امریکہ کی عظیم الشان مادی قوت کے مقابل پر ویٹنامی قوم کی صبر کی طاقت تھی اور ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور انتہائی خطرناک حالات میں، انتہائی تکلیف دہ اور صبر آزما آزمائشوں کے وقت میں وہ خاموش پڑے رہتے تھے، دلدلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ جنگلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ جانتے تھے کہ اگر ہم نے کوئی حرکت کی تو اس کے نتیجے میں ہم پکڑے جائیں گے اور ہمارا دشمن ہماری پہنچ سے پہلے ہم پر حملہ آور ہو جائے گا چنانچہ اتنی غیر معمولی صبر کی طاقت اُن لوگوں نے دکھائی کہ بالآخر امریکہ جیسی عظیم قوت کو بھی اُس کے مقابل پر شکست تسلیم کرنی پڑی۔ عام طور پر انسان جن حالات میں بہت پہلے واویلا شروع کر دیتا ہے اور اس کی برداشت کی طاقتیں ٹوٹ جاتی ہیں، اُن عام حالات سے کہیں بڑھ کر ویٹنامی قوم نے امریکنوں کے مقابل پر صبر دکھایا ہے تو LOW ZEAL جس کو انگریزی میں کہتے ہیں، بعض ایسے وقت آتے ہیں جہاں آپ کو اپنے نفس کو ٹھنڈا کر، اپنی خواہشوں کو بھلا کر خاموش بیٹھنا پڑتا ہے یہ بھی ایک قسم کی HIBERNATION ہے۔ جس کا اطلاق انسانی زندگی پر بھی ہوتا ہے یعنی صرف حیوانی زندگی پر نہیں۔ تو جن قوموں کو صبر کی یہ طاقت نصیب ہو کہ اگر مخالفانہ حالات ہیں تو کوئی حرج نہیں۔ وقت بدلے گا۔ جب تک وقت نہ بدلے جس طرح بھی ہے ہم اس پر گزارا کریں گے۔ یہ صفت صبر کی ہے جو زندگی کی حفاظت کیا کرتی ہے لیکن یہ بھی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، دُنیا میں للہ نہیں ہوا کرتا بلکہ اپنے نفس کی خاطر، اپنے نفسی تقاضوں کی خاطر انسان اختیار کرتا ہے لیکن

قرآن کریم جس صبر کی ہدایت کرتا ہے وہ للہ صبر ہے

اور للہ صبر کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ انسان کی خطرات سے حفاظت ہوتی ہے بلکہ اُس کو اس صبر کا بہترین پھل بھی عطا ہوتا ہے۔ یہ صبر صرف ایک منفی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ ایک مثبت حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے بارہا فرمایا ہے[1]

وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ[1]

کہ جو لوگ اللہ کی خاطر صبر کیا کرتے ہیں وہ دیکھیں گے کہ اللہ اُن کے پاس ہے اور صبر کے متعلق جن لوگوں کو بھی تجربہ ہے اور ہر انسان کو کچھ نہ کچھ تجربہ ہوتا ہے، یہ بات بڑی اہمیت

[1] سورۃ البقرۃ: آیت ۱۵۴ و سورۃ الانفال: آیت ۴۷

رکھتی ہے کہ صبر کے وقت کوئی ساتھی ہے یا نہیں ہے۔ اگر صبر کے وقت کوئی ساتھی نہ ہو تو انسانی تکلیف بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور صبر کی طاقت اسی نسبت سے کم ہو جاتی ہے۔ اکیلا صبر کرنا بہت مشکل کام ہے۔ کوئی ساتھی ہو تو پھر وہ صبر کے لمحات نسبتاً آسان ہو جایا کرتے ہیں۔ ویٹنام وغیرہ میں بھی قوموں نے بحیثیت قوموں کے صبر کیا ہے۔ اکیلے دکیلے اس قسم کے حالات میں صبر ممکن نہیں ہوا کرتا۔ کوئی بیمار ہو، کسی تکلیف ہو، اگر اس وقت اس کے ساتھ کوئی آدمی آ جائے اس کی غمخواری شروع کر دے، اس سے باتیں شروع کر دے تو اس کی تکلیف میں بہت کمی آ جایا کرتی ہے خواہ ظاہری دردیں اور بیماری میں کمی نہ بھی آئے تو صبر کے دوران کسی کا ہونا صبر کی طاقت بڑھاتا ہے اور تکلیف میں کمی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے مومن سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اگر تو صبر کرے اور میری خاطر صبر کرے تو میں تجھے یقین دلاتا ہوں کہ صبر کے وقت تو مجھے اپنے ساتھ پائے گا۔ اس کے نتیجے میں ہمیں ایسے مفید راز ملتے ہیں جس سے ہم اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

ایک بات تو یہ یاد رکھیں کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا ایک برعکس بھی ہے کہ جو صبر نہیں کرتا خدا اس کے ساتھ نہیں ہوا کرتا۔ پس فِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ کا مضمون اس میں بیان ہو گیا کہ جب آپ صبر چھوڑ دیں گے تو خدا سے دور جا رہے ہوں گے۔ جب صبر کریں گے تو خدا کی طرف حرکت کر رہے ہوں گے۔ یعنی ہر قسم کی بے صبری سے ہر قسم کے صبر کی طرف حرکت کرنا خدا کی طرف حرکت ہے گویا کہ اگر صبر چھوڑیں گے تو شرک کی طرف آپ حرکت کریں گے اور غیر اللہ کی طرف حرکت کا مطلب ہی شرک ہے اور خدا پاس ہے، خدا قریب ہے۔ اس کے کیا معنی ہیں؟

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف یہ کہ آپ کے مشکل وقت کو آسان فرما رہا ہے آپ کے قریب ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی غیر معمولی جزا بھی عطا فرمائے گا۔ آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ اگر خدا ساتھ ہے تو وہ قوتیں جن کی تکلیف سے آپ صبر کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ میں یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ ان قوتوں پر آپ کو غلبہ عطا ہو گا اور آپ کو فتح نصیب ہو گی۔ پس للہ صبر میں اور بغیر خدا کے صبر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

صبر میں بہرحال فائدہ ہے لیکن للہ صبر میں اس سے بہت زیادہ فائدہ ہے جو بغیر اللہ کے محض عادتاً یا قومی یا حیوانی ضرورت کے تابع آپ صبر کر سکتے ہیں۔

اس ضمن میں بعض خاص انسانی حالتوں کا ذکر ضروری ہے جہاں صبر نہ ہونے کے نتیجے میں ہمیں بہت سے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سب سے اہم غصہ کی حالت ہے۔ روزمرہ کے تجربے میں ہم نے دیکھا ہے کہ ہم کسی بات پر اشتعال میں آ جاتے ہیں اور اشتعال کے وقت جتنا صبر کی کمی ہو اتنا جلدی انسان فیصلہ کرتا ہے۔ بیوی سے لڑائی ہو گئی۔ ساس کی بہو سے ہو گئی۔ خاوند کی رشتہ داروں سے یا بیوی سے، بہن کی بھائی سے، دوستوں کی دوستوں سے۔ ہزار قسم کے انسانی تعلقات ہیں، اختلافات ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ ایک دم انسان اشتعال میں آ جاتا ہے۔

اشتعال میں آنا اور عام غصے کی حالت میں ایک فرق ہے۔ جب میں کہتا ہوں کہ اشتعال میں آ جاتا ہے تو مراد یہ ہے کہ غصہ اچانک ایک دم اتنا بڑھ جاتا ہے کہ انسان کہتا ہے کہ پھر جو کچھ ہو، دیکھی جائے گی۔ اب میں برداشت نہیں کر سکتا۔ کافی ہو گئی اس بات کو۔ چنانچہ بعض دفعہ بعض لوگ لمبا عرصہ باتیں برداشت کرتے چلے جاتے ہیں اور اچانک کسی بات کے اوپر ان کا غصے کا پارہ اچانک اس طرح چڑھتا ہے کہ اپنی کسی حالت پر ان کو اختیار نہیں رہتا۔ نہ زبان پر نہ سوچ پر نہ کسی اور انسانی جذبے پر۔ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ ماحول میں کون لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو بعض دفعہ ایسے لوگ جو عام طور پر اچھی زبان استعمال کرنے والے ہیں، سلجھی ہوئی باتیں کرتے ہیں، اچانک مغلظات بکنے لگ جاتے ہیں، کوئی ان سے پوچھے کہ آپ کو کیا ہوا ہے؟ تو کہتے ہیں کہ تمہیں نہیں پتہ یہ بات نہیں ہے اس کے پیچھے ایک لمبی کہانی ہے۔ سنتے، سنتے، سنتے، سنتے میرے کان پک گئے ہیں تو وہ پہلا جو صبر تھا وہ جب ٹوٹا تو اس نے پچھلی ساری محنت کو ضائع کر دیا۔

اشتعال کی حالت ایسی ہے جو آپ کے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا کرتی ہے۔

بعض لوگ مشتعل ہوتے ہیں مہینوں کے صبر کے بعد، بعض سالوں کے صبر کے بعد لیکن جس وقت بھی وہ مشتعل ہوئے اسی وقت انہوں نے اپنی گزشتہ ساری محنت پر پانی پھیر دیا، سب کچھ کو آگ لگا دی۔ پس اشتعال کے وقت صبر بہت ہی زیادہ ضروری ہے کیونکہ یہ ایک وقتی نقصان نہیں پہنچا رہا بلکہ آپ کی ایک لمبی محنت کو ضائع کر رہا ہے۔ تبھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اشتعال کی حالت سے متنبہ فرمایا اور فرمایا کہ جب تمہیں غصہ آئے تو ٹھہر جایا کرو بات کرنے سے پہلے اپنے اوپر ضبط کرنے کی کوشش کرو۔ استغفار کرو۔ لاحول پڑھو اور پانی پی کے غصہ بجھانے کی کوشش کرو۔ اگر اس سے بھی غصہ دور نہ ہو تو بیٹھ جایا کرو۔ اگر بیٹھنے سے بھی غصہ دور نہ ہو تو لیٹ جایا کرو اور کوئی حرکت اس وقت ایسی نہ کرو جس کے نتیجے میں بعد میں تمہیں پچھتانا پڑے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، اشتعال کی حالت چونکہ انسان سے ضبط کی طاقت دور کر دیتی ہے اور جو کچھ ہو گا دیکھا جائے گا والی ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو بھی گزرے گزر جائے گی، جس طرح کہا جاتا ہے دیکھی جائے گی، اب ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ انسان عواقب سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں خدا تعالیٰ سے بھی بغاوت پیدا ہو جاتی ہے اور بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اچھا پھر ٹھیک ہے، اگر جہنم ہے تو جہنم ہی سہی۔ اب ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ وہ وقتی غصہ بعض دفعہ ایسے ایسے خوفناک نتائج پیدا کرتا ہے کہ انسان ساری عمر اس کے اوپر استغفار کرے، تب بھی اس گناہ کا داغ نہیں دھلتا۔

پاکستان میں کئی ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ ایک لڑکے نے اشتعال کی حالت میں اپنی بہن کو قتل کیا۔ اپنے بھائی کو قتل کیا۔ اپنے بھائی پر حملہ آور ہوا اور اب وہ پھانسی کی کوٹھڑی میں منتظر پڑا ہے۔ پتہ نہیں کب اس کو پھانسی ہوتی بھی ہے یا نہیں لیکن اس قید کی حالت سے اس کے مجھے خط آتے رہے اور ایک مسلسل جہنم میں مبتلا ہے لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ جہنم صرف یہیں تک محدود رہے گی یا آگے تک بھی جائے گا۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے لیکن وہ وقت ایسا تھا، ایک چند

نمونوں کا جن میں اشتعال نے ضبط کے ہر اس پہرے کو توڑ دیا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو مختلف قسم کے خطرات اور مصائب سے بچانے کے لئے عطا ہوئے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری ہر حالت کے اوپر کچھ پہرے دار عطا فرمائے ہوئے ہیں اور وہ ہماری حفاظت کرتے ہیں۔

صبر ٹوٹنے سے اچانک یوں معلوم ہوتا ہے جیسے سارا حفاظتی نظام ٹوٹ گیا ہے۔

انسانی آرزوؤں اور تمناؤں اور خواہشات اور جن چیزوں سے بھی انسان بنا ہوا ہے، ان کی ہر سمت میں، ان کی ہر سڑک پر جہاں سے وہ چیزیں گذرتی ہیں، ان پر خدا تعالیٰ نے پہریدار مقرر فرمائے ہوئے ہیں اور یہ پہریدار ہیں جو صبر کے نظام کے تابع کام کر رہے ہیں۔ لیکن جب صبر ٹوٹتا ہے تو سارا دفاعی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اشتعال کی حالت میں صبر بہت ہی زیادہ ضروری ہے کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ خاندانی اور بھی جھگڑوں میں اکثر حوادث کی جو مجھے ملتی ہیں اور تکلیفوں کی اطلاعیں ملتی ہیں، ان کی بنیاد اشتعال پر ہوا کرتی ہے یعنی غصہ تو انسان کو بعض دفعہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن جب انسان مشتعل ہو جائے اور اپنے اوپر اختیار نہ رہے تو اس کے نتیجے میں اس کے منہ سے جو باتیں نکلتی ہیں یا جو حرکتیں اس سے سرزد ہوتی ہیں، وہ اپنا دائمی اثر پیچھے چھوڑ جایا کرتی ہیں چنانچہ کئی دفعہ بعض خاندانوں کو سمجھاتے ہوئے انہوں نے کہا جی! یہ تو ہو گیا لیکن فلاں وقت اس نے میری ماں کے متعلق جو یہ بات کہہ دی، اب میں اس کو نہیں بھول سکتا۔ ایسی گندی بات ہے کہ میں اس کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتا کہ وہ بات بھی اسی جگہ رہے اور یہ عورت بھی میرے ساتھ اسی طرح رہے۔ یا یہ خاوند بھی میرے ساتھ رہے اور یہ بات بھی میرے ساتھ رہے۔ وہ بات ایسی تلخ ہے جو ہمیشہ کے لئے اس کے دل میں کھٹکتی رہتی ہے۔ اور بعض دفعہ ایسی باتیں سامنے آتی ہیں جس کے نتیجے میں انسان سمجھتا ہے کہ کس حد تک یہ شخص مجبور ہو چکا ہے اور بات کیا تھی۔ پس ایک اشتعال کی حالت تھی ... صبر کا مضمون بہت ہی وسیع ہے اور انسانی زندگی کے ہر پہلو سے تعلق رکھتا ہے اور صبر ہر خیر میں شریک ہے یعنی خیر اللہ کی طرف حرکت کرتا ہے۔ اگر انسان اشتعال پر صبر کر جائے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نصیحت کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ دیر گذار لے تو وہ جو دھماکے کا وقت آتا ہے، وہ یکساں نہیں رہا کرتا، کچھ دیر کے بعد اس کو سکون ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا، صبر رفتہ رفتہ قناعت کی طرف لے کے جاتا ہے لیکن صبر کے مضمون کا وقت سے تعلق ہے۔

صبر کو وقت چاہیئے۔ جب آپ صبر کو وقت نہیں دیں گے تو پھر دھماکہ پیدا ہو جائے گا۔

ہائی بلڈ پریشر ہو تو انسان اس کے ساتھ بیسیوں سال تک زندہ رہتا ہے لیکن جب وہ بلڈ پریشر مشتعل ہو کر انسان کے دماغ کی رگ پھاڑ دے، پھر تو اس کے لئے کوئی امید باقی نہیں رہتی اور اگر رہے گا بھی تو مفلوج کی طرح زندہ رہے گا۔ کسی بنیادی انسانی طاقت سے محروم ہو کر زندہ رہے گا۔ اس لئے اشتعال ویسی ہی چیز ہے جیسے بلڈ پریشر کا پارہ اچانک چڑھ جائے اور کسی انسانی VALVE پر یا دماغ کی کسی رگ پر حملہ کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ اگر آپ اس وقت اس کو روک لیں تو پھر رفتہ رفتہ وہ کم ہونا شروع ہو جائے گا اور پھر وہ خطرے کا وقت ٹل جائے گا اور پھر آپ کی زندگی نارمل طریقے پر بسر ہو سکتی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو اشتعال پر قابو کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ جن اشتعالات کا ہمیں سامنا کرنا پڑتا ہے ان اشتعالات میں بعض ایسے بھی ہیں جو عام دنیاوی تجربے سے بڑھ کر ہیں۔ مثلاً ماں باپ سے انسان کو محبت ہوتی ہے اور اتنی محبت ہوتی ہے کہ بعض دفعہ اپنی ذات کے خلاف انسان باتیں برداشت کر لیتا ہے، ماں باپ کے خلاف نہیں کر سکتا۔ بعض ماؤں کو بچوں سے ایسا پیار ہوتا ہے کہ دوسروں کے اوپر بات برداشت کر لیں گی۔ خاوند پر کر لیں گی، اپنے اوپر کر لیں گی مگر بچوں پر کوئی بات برداشت نہیں کر سکتیں۔ اسی طرح الٰہی تعلقات میں بھی بعض مقامات ایسے ہوتے ہیں کہ جن پر انسان بات برداشت نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک مرتبہ ایک گستاخ شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوا اور نہایت بدتمیزی کی باتیں شروع کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو پورے ضبط اور صبر کا نمونہ دکھایا

لیکن حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید بار بار بیقرار ہوتے تھے۔

اس لئے نہیں کہ ان میں صبر نہیں تھا۔ اس لئے کہ اپنے اوپر وہ یہ باتیں برداشت کر سکتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نہیں کر سکتے تھے۔ ایک اور شخص کے متعلق یہ واقعہ آتا ہے، ایک صحابی کے متعلق کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اس کو سمجھایا کہ میں نے سنا ہے کہ تم نے اشتعال میں آکر کسی دشمن کو اور کسی معاند کو بہت سخت لفظ کہے ہیں تو تمہیں صبر کرنا چاہئے۔ اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میرے آقا! میں اس مضمون کو جانتا ہوں۔ یعنی یہ الفاظ نہیں مگر اس قسم کی باتیں اس نے پیش کیں لیکن آپ مجھے تو صبر کی تلقین کرتے ہیں کہ جب آپ کے متعلق کوئی بات ہو تو میں صبر کروں لیکن جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر کوئی حملہ کرتا ہے، آپ کا صبر ٹوٹ جاتا ہے۔ آپ برداشت نہیں کر سکتے تو میرا بھی یہی حال ہے۔ آپ کی محبت میرے دل کے اوپر اتنی غالب ہے کہ جب آپ کے اوپر کوئی حملہ کرتا ہے تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔ تو اس لئے جماعت کے اوپر بھی بعض ایسے حالات ہوتے ہیں، جن میں عام دنیاوی تعلقات سے بڑھ کر آزمائش پڑتی ہے اور بعض وقت ایک انسان کا صبر نہ کرنا ساری جماعت کو مصیبت میں مبتلا کر سکتا ہے۔ کسی ایک وقت میں کسی مقام پر کسی شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نہایت ہی غلیظ اور خبیثانہ زبان استعمال کی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے میری قربانی کا وقت ہے، مجھے ذبح کر دیں۔ اب میں برداشت نہیں کروں گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہاں اس ایک شخص کی غیرت کا سوال نہیں ہے۔ تمام جماعت کے معصوم مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں کی حفاظت اور ان کے امن کا سوال ہے اور اعلیٰ جماعتی روایتوں کی حفاظت کا سوال ہے۔ اس لئے جس شخص کو صبر کی عادت نہیں وہ بعض دفعہ اپنے تمام ساتھیوں اور اپنے گروہ کے لئے بھی مشکل کا موجب بن سکتا ہے اور ان

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کا آرڈر

ذیل میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کے اس آرڈر کا عکس
شائع کیا جا رہا ہے جس کے تحت ربوہ میں احمدیہ صد سالہ جشن
تشکر کی تقریبات پر پابندی عائد کی گئی تھی ـ

ORDER.

WHEREAS it has been made to appear to me that Qadianis in District Jhang are going to hold Centenary Celebration of Qadianiat on 23rd March, 1989 for which they have arranged illumination, decoration of buildings, erection of decorative gates, holding of processions and meetings, distribution of pamphelets and pasting of posters on walls, distribution of sweets and service of special food, exhibition of badges, buntings and banners etc. Which is highly being objected by the Muslims and likely to disturb public peace and tranquillity and thereby cause danger to human life and property;

AND WHEREAS the Government of Punjab, Home Department, Lahore vide its Teleprinter Message No. 7-1-H-SPL-III/88, dated 20-3-1989 has decided to ban the said Centenary celebration for Qadianis by the Qadianis in the Province of Punjab;

AND WHEREAS Section 298-C of the Pakistan Penal Code, (Act XLV of 1860) provides that any person of the Qadiani Group who directly or indirectly poses himself as a Muslim, or calls, or refers to, his faith as Islam or preaches or propagates his faith or invites others to accept his faith by words either spoken or written or by visible representation or in any manner whatsoever outrages the religious feelings of Muslims is punishable;

AND WHEREAS in my opinion as also keeping in view the above mentioned Government decision and the contents of Pakistan Penal Code, immediate prevention is desirable and there are sufficient grounds to proceed under Section 144 Cr. P.C. 1898 and the directions here-inafter appearing are necessary in order to prevent danger to human life and property and disturbance of public peace and tranquillity.

NOW, THEREFORE, I, Ch. Muhammad Saleem, District Magistrate, Jhang in exercise of the powers conferred upon me by Section 144 Cr.P.C. 1898 do hereby prohibit the Qadianis in District Jhang from the following activities :-

i) Illumination on buildings and premises;

ii) Erection of decorative gates;

iii) Holding of processions and meetings;

iv) Use of loudspeaker or megaphone;

v) Raising of Salogans;

vi) Exhibition of badges, buntings and banners etc.

(P.T.)(P.T.O.)

vii) Distribution of pamphlets and pasting of posters on the walls and wall-writings;

viii) Distribution of sweets and service of food;

ix) Any other activity directly or indirectly which may incite and injure the religious feelings of Muslims.

THIS ORDER shall come into force with immediate effect and shall remain in force till 25th March, 1989.

NOTWITHSTANDING the expiry of this order, every thing done, action taken, obligation, liability, penalty or punishment incurred, investigation, inquiry or proceeding pending jurisdiction of powers conferred and fresh proceedings against offenders in the courts of Magistrates having Ist Class Powers under the Criminal Procedure Code, 1898 and the punishment in respect of the offences committed during the enforcement of this order shall be continued or launched as if this order had not expired.

THIS ORDER shall be given wide publicity by beat of drum, by publication in the official gazette, affixing copies therof on the notice boards of the District Courts, Offices of the Superintendent of Police, Jhang, Assistant Commissioners, Tehsildar Municipal and Town Committees and all Police Stations in the District Jhang.

GIVEN UNDER my hand and seal of the Court this 21st day of March, 1989.

Sd/-
DISTRICT MAGISTRATE, JHANG.

No. 1905 /GB, Dated : 21-3-1989.
A copy is forwarded to the:-

1. Secretary to Govt. of the Punjab, Home Department, Lahore.
2. Commissioner, Faisalabad Division, Faisalabad.
3. Dy. Inspector General of Police, Faisalabad Range, Faisalabad; for information.
4. Superintendent, Govt. Printing Press, Punjab, Lahore for publication in the official gazette.
5. Superintendent of Police, Jhang (with 20 spare copies) for information and immediate necessary action.
6. District Magistrates of the adjoining Districts for information.
7. District Information Officer, Jhang for publication in the local Press.
8. All Assistant Commissioners/Presiding Officers of the Criminal Courts, Tehsildars in the District for information and necessary action.
9. Assistant Director Local Govt. Jhnag/Chief Officer, Zila Council Jhang/CHairman of all Municipal and Town Committees, Market Committees in the District for wide publicity.

Sd/-
DISTRICT MAGISTRATE, JHANG.

کے لئے خطرات کا موجب بن سکتا ہے۔ گذشتہ وقتوں میں کئی دفعہ مجھے ایسی اطلاعات آئیں، جن سے پتہ چلا کہ اگر اس وقت اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حفاظت نہ فرمائی ہوتی تو ایک یا دو غیور کہلانے والے احمدیوں کی وجہ سے ساری جماعت کو بڑی مصیبت پڑ سکتی تھی۔ غیور کہلانے والے میں نے اس لئے کہا ہے کہ غیرت بھی کوئی ایسی صفت نہیں ہے جس کی حدود نہ ہوں۔ اگر حدود کے اندر ہے تو غیرت ہے۔ اگر حدود سے بڑھ گئی ہے تو وہ شوخی یا بے وقوفی بن جاتی ہے۔ اس لئے

اسلام توازن کا نام ہے۔ جہاں غیرت صبر کی حدود سے باہر نکل جاتی ہے۔ وہاں غیرت نہیں ہے دراصل وہاں حماقت ہے۔

سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ ان حدود کو خود وسیع کر دے۔ ایسے مقام بھی آتے ہیں جہاں غیرت کی کوئی انتہاء نہیں رہا کرتی مگر اس وقت موقعہ نہیں ہے وہ الگ مضمون ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی میں ایسی مثالیں ملتی ہیں، جن سے پتہ چلتا ہے کہ بعض مقامات پر غیرتوں کی حدود بھی توڑ دی جاتی ہیں اور خدا کے لئے جو غیرت ہے، بعض دفعہ لامحدود قرار دے دی جاتی ہے مگر وہ اپنے مقامات ہیں، ان کے لئے ویسی حکمت کی ضرورت ہے۔ اور اعلیٰ عقل و دانش کی ضرورت ہے ان باتوں کو سمجھنے کے لئے۔ مگر جہاں تک ایک عام احمدی کا تعلق ہے، اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھیں کہ اگر آپ کو اپنے اشتعال کے وقت میں اپنے جذبات کو قابو کرنے کا سلیقہ نہیں۔ اگر اس وقت آپ کو صبر نہیں آتا تو آپ اپنے ذات کے لئے بھی خطرہ ہیں، اپنے گھر کے لئے بھی خطرہ ہیں۔ اپنے معاشرے کے لئے خطرہ ہیں اور بعض صورتوں میں ساری جماعت کے لئے بھی آپ خطرہ بن سکتے ہیں۔

چھوٹی چھوٹی باتوں میں تو تو، میں میں کرنا تو اب ہمارے گھروں میں عام دستور بن گیا ہے اور جہاں یہ دستور زیادہ ہو جاتا ہے وہاں پھر بات بڑھتے بڑھتے بدکلامی کی یہ عام عادت مستقل بدخلقی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ پھر گھروں میں تو تو میں، پھر گلیوں میں تو تو میں میں بن جاتی ہے۔ سارا معاشرہ اس قسم کی بیہودہ حرکتوں سے دکھنے لگتا ہے تو روزمرہ کے وقت، اشتعال کی حالت سے پہلے کی جو حالت ہے، اس میں اگر آپ صبر نہیں سیکھیں گے تو آپ اشتعال سے بھی نہیں بچ سکیں گے۔

روزمرہ چھوٹے چھوٹے غصوں کے وقت اپنی حفاظت کی ضرورت ہے۔

کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ ہر روز کے عام غصوں سے تو اپنی حفاظت نہ کر سکیں اور مشتعل حالت میں آپ اپنی حفاظت کر سکیں۔ ہر چیز کے لئے EXERCISE کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورزش کی کثرت کی ضرورت پڑا کرتی ہے۔ یہ جو معرفتیں ہیں یہ اچانک حاصل نہیں ہوا کرتیں۔ روحانی ترقیاں کوئی ایسی چیز نہیں ہیں کہ اچانک ایک دن میں آپ کو روحانی ترقیات نصیب ہو جائیں۔ جسمانی ترقیات کیوں ایک دن میں نصیب نہیں ہو جاتیں۔ یہ دنیا کھیل نہیں ہے

قانونِ قدرت ایک بہت وسیع نظام ہے، جس کے تابع ہی ترقی ملا کرتی ہے۔ محنت کرنی پڑتی ہے۔ لمبے سفر کرنے پڑتے ہیں۔ وقت کی قیمت کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ اس لئے جب میں آپ کو کہتا ہوں کہ اشتعال کو قابو کریں تو ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ آپ نے میری بات سن لی، آپ کے دل پر اثر ہو گیا اور اب آج کے بعد آپ مشتعل نہیں ہو سکتے۔ اگر اب اپنے گھروں میں جا کر آپ مشتعل ہو جاتے ہیں۔ اگر اپنے دوستوں کی مجلس میں آپ مشتعل نہ سہی، عام غصے کے آثار ظاہر کرتے ہیں اور غصے کے وقت زبان کے چرکے لگا کر یا دل میں کینہ رکھ کر، یہ فیصلہ کر کے کہ میں اس شخص کو بعد میں کوئی سبق سکھاؤں گا، فوری بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کبھی بھی کسی حالت میں بھی اشتعال کے خطروں سے بچ نہیں سکیں گے۔

یہ وہ چھوٹے چھوٹے روزمرہ کے تجربے ہیں جن میں آپ کو ورزش کرنی پڑے گی

اور CONSCIOUS رہنا پڑے گا۔ باخبر رہنا پڑے گا اپنے حالات پر۔ روزمرہ دیکھنا ہو گا کہ آپ اس ناراضگی پر میں نے کیا ردِ عمل دکھایا، اس ناراضگی پر میں نے کیا ردِ عمل دکھایا۔ پھر خود اپنی تربیت کرنی ہو گی اور گذشتہ دنوں کے مقابل پر حال سے مقابلہ کرنا ہو گا۔ آئندہ زمانوں میں پھر اس بات پر نظر رکھنی ہو گی۔ رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ آپ کو خود سلیقہ عطا کر دے گا۔ بچوں کو آپ دیکھیں، جن کو خیال ہو اپنا جسم کمانے کا، وہ ورزشیں شروع کرتے ہیں پھر رفتہ رفتہ ان کو پتہ چلتا ہے کہ جسم کے کس حصے میں خاص کمزوری تھی۔ کونسی نئی ورزش کی ضرورت ہے اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ انسان ترقی کرتے کرتے اس مقام تک پہنچتا ہے جہاں تک اس کا پہنچنا اس کے اپنے جسم کا معراج ہے۔ ہر انسان کے جسم کا اور ہر انسان کے اخلاق کا اپنا اپنا ایک معراج کا مقام ہوا کرتا ہے اس سے آگے انسان نہیں بڑھ سکتا۔ اس سے آگے جب بڑھنے کی کوشش کرے پھر وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچانا شروع کر دیتا ہے۔ اسی لئے بعض لوگ، جن کے اندر زیادہ روحانی صلاحیتیں نہیں جب زیادہ روحانی بنتے ہیں تو پاگل ہو جاتے ہیں۔ ان کو اپنے اوپر کسی قسم کا کنٹرول باقی نہیں رہتا جنون کا نظم و ضبط ٹوٹ جاتا ہے۔ بعض لوگ وظیفے کرتے کرتے دماغ یعنی حواس کھو بیٹھتے ہیں اور ایسی اطلاعیں مجھے ملتی رہتی ہیں فلاں آدمی بیچارا بہت نیک تھا اور نیکی میں بڑھ رہا تھا دراصل استطاعت سے باہر جانے کی اس نے کوشش کی تھی۔ اس لئے آخر اس نے اپنا دماغی توازن کھو دیا ہے۔ لیکن یہ نیکی نہیں۔ کیونکہ

نیکی کی تعریف میں یہ داخل ہے کہ توازن اختیار کرو۔ اور اسلام ہے ہی دین وسطی

یعنی درمیانی حالت کا دین، وسطی حالت پر رکھنے والا دین۔ بہر حال یہ تو ضمناً ایک ذکر آیا تھا۔ میں آپ کو یہ بتا رہا تھا کہ غصے کے اوپر ضبط کرنے کی کوشش آپ روزمرہ اپنے گھروں میں شروع کریں۔ اپنے دوستوں کے تعلقات میں شروع کریں، اپنے دفتری تعلقات میں شروع کریں اور رفتہ

رفتہ رفتہ آپ دیکھیں گے کہ آپ کے اندر سے ایک نیا، زیادہ طاقتور، زیادہ عظیم وجود پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے اور اس کا جو فائدہ ہے وہ صرف منفی نہیں رہے گا یعنی یہ نہیں ہوگا کہ آپ پھر مشتعل ہو کے کوئی ایسی بات نہ کر سکیں گے جس سے آپ کی ساری زندگی کی محنتیں ضائع ہو جائیں، ہمیشہ کے لئے اپنے آپ کو ہلاک کرنے والے نہیں بلکہ آپ دیکھیں گے کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا وعدہ آپ کے حق میں پورا ہو رہا ہے۔ یعنی جس کو عطا ہو خدا اس کے قریب آجایا کرتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ صبر کے نتیجے میں انسان کے اندر نئی طاقتیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صبر خواہ مصیبت کی حالت میں ہو یا کسی اور حالت پر ہو،

ہمیشہ صبر آپ کو خدا کی طرف لے کے جائے گا

اور اگر وہ اس نیت کے ساتھ کیا گیا ہو کہ خدا مجھے ملے تو اس کے نتیجے میں تو پھر مزید ایسے روحانی فوائد بھی انسان کو حاصل ہوں گے جن کی تفصیل کا اس وقت یہاں موقع نہیں، نہ وقت ہے لیکن ہر انسان جس کو ان امور کا تجربہ ہے وہ جانتا ہے یا جس کو نہیں ہے اس کو علم ہو جائے گا کہ یہ ایسی چیزیں ہیں جو روز مرہ آپ کو محسوس ہوں گی۔ یعنی جب آپ خدا کی خاطر کسی ایک پہلو سے صبر اختیار کرنے کی کوشش شروع کریں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ روز مرہ خدا کو پہلے سے اپنے قریب تر پائیں گے۔ یہ ہے فِرار اِلی اللہ۔ یہ ایک فرضی بات نہیں ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ ایک سائنسی حقیقت ہے۔ خدا اس طرح نہیں ملا کرتا کہ اچانک سارے کا سارا مل جائے۔ خدا لامحدود ہے۔ آپ محدود ہیں۔ آپ اپنی حدود کے دائرے میں جس حصے کو خدا کا بناتے چلے جائیں گے، اس حصے میں خدا آنا شروع ہو جائے گا۔ اور ہر حصے میں بھی مکمل نہیں آسکتا۔ جس حد تک کسی حصے کو آپ خدا کے سپرد کرنا شروع کرتے ہیں اس حصے میں اتنا ہی خدا کا عمل دخل زیادہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس کا آخری مقام وہ ہے جس کو ہم مقام محمدیت سمجھتے ہیں۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ
مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ[1]

کا مقام ہے لیکن اس پر میں انشاء اللہ بعد میں روشنی ڈالوں گا جب تبتل الی اللہ کا مضمون بیان کروں گا۔

قناعت کے ایک طرف صبر کا پہرہ ہے جو شرک سے انسان کو بچاتا ہے اور دوسری طرف تبتل الی اللہ کا مضمون ہے جو توحید خالص اور توحید کامل عطا کرتا ہے۔ ایک طرف منفی خطرات سے بچانے والی قوتیں ہیں اور

جس حد تک انسان منفی خطرات سے بچے، اسی

حد تک خدا کے قریب ہوتا ہے۔

لیکن قرب کی وہ حالت اور ہے جو قرب کی حالت تبتل الی اللہ کے نتیجے میں عطا ہوتی ہے وہ بہت ہی عظیم الشان حالت ہے۔ اور وہ محض صبر سے عطا نہیں ہوا کرتی۔ وہ ایک زیادہ گہرا اور زیادہ وسیع مضمون ہے۔ بہرحال اس کی باتیں انشاء اللہ بعد میں آئیں گی

[1] سورۃ الانعام آیت ۱۶۳

اب میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ خوف کی حالت میں صبر اور حرص کی حالت میں صبر، نقص اموال کی حالت میں صبر، نقص جان کی حالت میں صبر، آرزوؤں کے مقابل پر صبر کی مزاحمت، نتائج کے انتظار میں صبر یہ چند امور ہیں جو میں جماعت کے سامنے خاص طور پر رکھنے چاہتا ہوں۔

خوف کے وقت بھی انسان صبر کا دامن چھوڑ دیتا ہے۔ اور غم کی حالت میں، جب نقصان ہو جاتا ہے، اس وقت بھی بسا اوقات صبر کا دامن چھوڑ دیتا ہے۔ اگر خوف کے وقت للہ صبر کیا جائے تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ سوال یہ ہے کہ ایک انسان گھیرے میں آگیا ہے۔ بچنے کی کوئی صورت نہیں اگر خوف غالب آجائے اور صبر نہ رہے تو جو بھی انسان حرکت کرے گا وہ نقصان والی حرکت ہو سکتی ہے لیکن اگر خوف سے للہ صبر کرے تو اس وقت اس کو ایک قسم کی طمانیت نصیب ہوتی ہے اور

انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس خوف سے اگر کوئی بچا

سکتا ہے تو خدا بچا سکتا ہے اور اگر خدا کی

مرضی نہیں ہے تو تب بھی میں خدا کا ہی ہوں۔

کوئی فرق نہیں پڑتا جو اس کا فیصلہ ہے مجھے منظور ہے

تو وہ خوف غیر اللہ کا نہیں رہتا بلکہ خدا کا خوف بن جاتا ہے۔ شرک کا مضمون توحید میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اپنا ایک واقعہ سنایا کہ لوگ جن، بھوت یا اس قسم کے قصے کہتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے زیادہ اس کا تجربہ تو نہیں لیکن ایک ایسا واقعہ ہے جو اس قسم کے واقعات کے قریب تر ہے اور وہ یہ کہ میں اپنے دالان میں پوری طرح دروازے بند کر کے لیٹا تھا اور ابھی پوری طرح نیند نہیں آئی تھی کہ میں نے دیکھا، میری ٹانگوں پر ہاتھوں کا دباؤ پڑا ہے۔ اور اتنا واضح اور مضبوط دباؤ تھا کہ اس کو کسی طرح بھی وہم قرار نہیں دیا جا سکتا تھا اور چونکہ بجلی بجھا چکا تھا، مجھے نظر نہیں آسکتا تھا کہ کون ہے۔ کچھ دیر کے بعد پھر دوبارہ پھر سہ بارہ جب دباؤ پڑا اور بڑے زور سے پڑا تو مجھے اس حالت میں پہلے خوف پیدا ہوا، پھر میں خدا کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے اس وجود کو، جو بھی تھا میں نہیں جانتا، اس کو میں نے کہا کہ دیکھو۔ اگر تو تم خدا کے سوا کوئی طاقت بن کے آئے ہو، کوئی شیطانی طاقت ہو جو مجھے ڈرانے آئے ہو تو میں موحد ہوں۔ مجھے کسی غیر اللہ سے کوئی خوف نہیں ہے۔ اگر خدا نے مجھے تم سے بچانا ہے تو بچائے گا۔ نہیں بچائے گا تب بھی میں اس کی رضا پر راضی ہوں، مجھے تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ اور اگر تم خدا کی طرف سے آئے ہو تو پھر کرو جو کرنا ہے، میں کون ہوتا ہوں روک ڈالنے والا۔ انہوں نے کہا کہ یہ الفاظ میں نے بلند آواز میں ادا کئے اور اچانک وہ دباؤ ہٹ گیا اور اس کے بعد پھر کبھی مجھے اس قسم کا تجربہ اس جگہ نہیں ہوا اور نہ کبھی کوئی خوف پیدا ہوا۔ یہ ہے وہ مضمون جو خوف کے وقت للہ صبر کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر آپ اللہ کی خاطر خوف سے صبر کرتے ہیں تو لازماً آپ کو ایک اندرونی عرفان نصیب ہوگا۔ آپ یہ محسوس کریں گے کہ یہ خوف اگر غالب آجائے تو میں کچھ نہیں کر سکتا۔ مگر میں اللہ کی خاطر اس خوف کو اپنے نفس پر، اپنی روح پر غالب نہیں آنے دوں گا۔

یہ نقصان پہنچا سکتا ہے تو میرے جسم کو پہنچا سکتا ہے۔ لیکن اس خوف سے میں مرعوب نہیں ہوں گا کیونکہ خدا کے سوا میں کسی سے مرعوب ہونے والی چیز نہیں ہوں۔ میں خدا کی پناہ میں آتا ہوں۔ اس حالت میں جب خوف آپ پر غلبہ نہیں کر سکتا تو آپ کے اندر سے ایک نئی عظمت پیدا ہوتی ہے۔ الٰہی صفات آپ کے اندر جلوہ گر ہوتی ہیں۔ آپ خدا کو اپنے قریب محسوس کرتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ لاحول ولا قوۃ کا مضمون آپ کے ضمیر کے اندر روشنی بن کر ابھرتا ہے۔ یعنی صرف ایک ورد نہیں ہے جو زبان پر جاری ہو، اس کی روشنی آپ اپنے ضمیر کے اندر محسوس کرتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی خوف ہے ہی نہیں۔ اور اگر کوئی قوت ہے تو خدا کی قوت ہے۔ اس کے نتیجہ میں آپ پھر اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا وعدہ پورا ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔ پھر نقصان کے وقت کا خوف ہے۔ جان کا نقصان ہو یا مال کا نقصان ہو۔ بعض لوگ واویلا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض عورتیں بین کرتی ہوئی پیٹتی ہیں۔ کہتی ہیں ہمیں صبر نہیں آ سکتا۔ بعض بچیوں کی مائیں چلی جاتی ہیں ایسی حالت میں، ایسی نازک عمر میں جب کہ ان کو بڑا گہرا نفسیاتی نقصان پہنچ جاتا ہے۔ وہ کہتی رہتی ہیں کہ ہم اس صدمے کو بھول ہی نہیں سکتے لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ بات بتاتی ہے کہ

انہوں نے صبر للّٰہ کی کوشش ہی نہیں کی۔

اگر ایک انسان کے ہاتھ سے کوئی چیز جاتی رہتی ہے تو اس وقت انسان کو اپنی بے بضاعتی اور بے حیثیتی کا علم پہلے ہونا چاہئے۔ ہر نقصان انسان کو یا انکسار سکھا سکتا ہے یا اس کے اندر نظم و ضبط کی جتنی طاقتیں ہیں ان کو توڑ کر ختم کر سکتا ہے۔ اگر نقصان انسان کو انکسار سکھاتا ہے تو یہ انکسار انسان کو خدا کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر اس کی ضبط و تحمل کی طاقتوں کو توڑ کر پارہ پارہ کر دیتا ہے تو سوائے بربادی کے کچھ بھی پیچھے نہیں چھوڑتا۔ ہر ظاہری نقصان کے ساتھ ایک اندرونی نقصان کا عکس پیدا ہوا کرتا ہے۔ قرآن کریم ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اپنے ظاہری نقصان کو اپنے اندرونی نقصان میں تبدیل نہ ہونے دو اور یہی صبر للّٰہ کا مطلب ہے۔ اگر ایک انسان کا بچہ ضائع ہو گیا، اس کا کوئی محبوب ہاتھ سے جاتا رہا، اس کے مکان کو آگ لگ گئی۔ اس کی بزنس ضائع ہو گئی جیسا کہ کبھی ہوا ہے۔ جس حالت میں بھی وہ پہنچا ہے اگر للّٰہ صبر کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یہ سوچے گا کہ جو کچھ بھی تھا، یہ خدا کی طرف سے تھا اور میرا اتنا ہی اختیار اور حق ہے۔ میں انسان ہوں اگر اب مجھے پتہ چلا ہے کہ میں کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ جب تک یہ چیزیں میرے پاس رہیں، میرے پاس رہیں۔ جب جانی تھیں تو میں ان کو روک نہیں سکتا۔ انسان کی کیا حیثیت ہے۔ یہ چیز اس کو انکساری سکھا دے گی اور انکساری اسے خدا سے تعلق کی راہ دکھائے گی۔ کیونکہ انکساری کا مطلب یہ ہے کہ انسان محسوس کرے کہ میں کمزور ہوں۔ اور کمزور تو ہمیشہ طاقتور سے تعلق قائم کرنے کا جذبہ بیدار کیا کرتی ہے۔ اور صبر للّٰہ میں چونکہ اللہ ہی کا مضمون ہے اس لئے خدا کے سوا کوئی اور خیال پھر اس کے دل میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔

انسان کی طرف بھاگنے کی بجائے اس کا دل خدا کی طرف بھاگے گا۔ اور خدا سے ایک تعلق قائم ہو جائیگا۔

اگر یہ نہ ہو تو پھر پیٹتا رہتا ہے جو مرضی کرتا رہے، ساری زندگی اس کی عذاب میں گزر جائے گی۔ بعض عورتیں صدموں کے ساتھ پاگل ہو جاتی ہیں گلیوں میں دیوانہ وار پھرتی رہتی ہیں۔ بعض لوگ سوسائٹی سے اپنے تعلقات توڑ لیتے ہیں۔ بعض خدا کے خلاف باتیں شروع کر دیتے ہیں کہ وہ کیسا خدا ہے جس نے یہ مصیبت ہم پر ڈال دی۔ اس کو ہمارے احساس کا کوئی خیال نہیں آیا۔ تو جب صبر ٹوٹتا ہے تو توحید ٹوٹ جاتی ہے۔ خدا سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ ہر قسم کے نقصانات کے لئے انسان اپنے آپ کو کھلا چھوڑ دیتا ہے۔ اس لئے فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ کا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت، ہر نقصان کے وقت

ہر خطرے کے وقت خدا کی طرف دوڑنے کی عادت ڈالو۔

اگر تم خدا کی طرف دوڑنے کی عادت ڈالو گے تو تمہیں اس کے نتیجے میں جو صبر نصیب ہو گا، وہی ہے جو تمہاری حفاظت کرے گا اور اگر نہیں کرو گے تو کوئی بھی پاک تبدیلی تم پیدا نہیں کر سکتے، اپنے حالات کو بہتر نہیں بنا سکتے۔ لیکن تمہارا نقصان صرف بیرونی نہیں رہے گا۔ تمہاری اندرونی دنیا بھی اجڑ جائے گی۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے، وہ بھی ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ اس لئے صبر کو بڑی تفصیل سے سمجھ کر انسانی زندگی کی ہر حالت پر اس کو صادق کرنا چاہئے، اس کا اطلاق کرنا چاہئے اور اب اس کے بعد آپ دیکھیں گے یعنی جب بھی آپ کے اوپر کوئی نہ کوئی حالت طاری ہو گی اور روزانہ انسان پر ہوتی رہتی ہے۔ بعض خطرے چھوٹے ہوتے ہیں، بعض بڑے ہوتے ہیں۔ انسان جب صبح کے وقت آنکھ کھولتا ہے تو جب تک شام کو تھک کر نیند اس کو دنیا و مافیہا سے غافل نہیں کر دیتی، بے شمار تجارب سے انسان گزرتا ہے۔ ضروری تو نہیں کہ کوئی بہت بڑا طوفان ہی آ جائے تو تب انسان کو پتہ چلتا ہے کہ میں خطروں میں گھرا ہوا ہوں۔ کسی نقصان کی کوئی چھوٹی سی خبر آ گئی اور کچھ نہیں تو گھر میں کوئی برتن ٹوٹ گیا۔ کسی بچے نے چھینک ماری تو مالک کو خطرہ پیدا ہوا کہ یہ بیمار ہو جائے گا۔ روز مرہ کی باتیں ہیں۔ پتہ چلا کہ کوئی چیز مہنگی لے آیا ہے۔ عورت کوئی چیز خرید کے آئی تو دائیں بائیں پاؤں کی بجائے ایک ہی پاؤں کی دونوں جوتیاں خرید لی تھیں۔ کوئی چیز لی ہے اس میں کوئی سوراخ تھا، اس نقصان کا بعد میں پتہ چلا۔ کوئی ایک مسئلہ ہے۔

انسانی زندگی تو مسائل سے گھری ہوتی ہے۔

صبح سے شام تک یا امیدیں بندھ رہی ہیں یا نقصان کی خبریں آ رہی ہیں۔ یا خوف ہے یا رجا ہے۔ کوئی نہ کوئی حالت تو انسان پر رہتی ہے۔ ان حالتوں میں آپ اللہ کی طرف دوڑنے کی کوشش کریں۔ یہ ہے وہ بات جو میں آپ کو سمجھانی چاہتا ہوں۔ اگر ان چھوٹی چھوٹی حالتوں میں آپ نے خدا کی طرف دوڑنے کی عادت نہ ڈالی تو پھر بڑے وقتوں میں آپ نہیں دوڑ سکیں گے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ جب جنگیں آیا کرتی ہیں تو حکومتوں کی طرف سے ایسی مشقیں کروائی جاتی ہیں کہ اگر [illegible] الارم بجے تو تم نے کن پناہ گاہوں کی طرف دوڑنا ہے اور یہ جو تجربہ ہے، یہ انسان کو تو اس رنگ میں کبھی کبھی پیش آتا ہے۔ انسانی زندگی میں تو ہر روز یہ تجارب، بعض دفعہ چھوٹے، بعض دفعہ بڑے تجارب ہوتے رہتے ہیں۔ آپ نے چڑیاں چگتی نہیں دیکھیں۔ کس طرح وہ بار بار دائیں بائیں دیکھ رہی ہوتی ہیں اور ہر چڑیا جو اپنی یا اپنی ساتھیوں کی اس حالت میں نگرانی کر رہی ہوتی ہے کہ کہیں کوئی دشمن حملہ آور تو نہیں ہو

رہا، اس کو پتہ ہوتا ہے کہ میری پناہ گاہ کونسی ہے۔ ہر چوپایہ جو بل سے باہر جاتا ہے، اُس کو علم ہوتا ہے کہ مَیں نے کس پناہ گاہ کی طرف واپس دوڑنا ہے۔ دنیا کا کوئی جانور نہیں ہے جو اپنی پناہ گاہ کو نظر انداز کر کے میدانوں میں باہر آئے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ دنیا سے ملیا میٹ اور نابود ہو جائے گا۔ اس وسیع حیوانی تجربے سے انسان کیوں فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اگر آپ کو خدا کی پناہ گاہوں کی طرف دوڑنے کی عادت نہیں رہی۔ اگر آپ کو معلوم نہ ہوا کہ کون پناہ گاہ ہے تو آپ نے کن خطروں کے وقت پناہ لینی ہے تو آپ کھلے آسمان کے نیچے بغیر کسی سہارے کے پڑے رہ جائیں گے خطروں کے وقت پھر کوئی پناہ گاہ آپ کو یاد نہیں آئے گی۔ آپ کو توفیق نہیں ملے گی کہ آپ خدا کی پناہ میں آجائیں۔ خدا کی پناہ میں آنا ہے تو روزانہ کی زندگی میں ہر روز یہ مشق کریں۔ انسانی حالات میں توجنگوں کے یہ زمانے کبھی کبھی آیا کرتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مومن کو جس جہاد کی طرف متوجہ کیا ہے۔ نفس کا جہاد۔ اس کی جنگ ہر روز ہر لحظہ جاری ہے۔ ہر لمحہ ایسے خطرات درپیش ہوتے ہیں کہ جب آپ خدا کی کسی صفت کی پناہ گاہ کی طرف دوڑتے ہیں۔ اگر نہیں دوڑتے تو پھر آپ غافل ہیں اور غافل کو خطرات ہمیشہ ایسے وقت میں آلیتے ہیں کہ کوئی چیز اُس کی حفاظت نہیں کر سکتی۔ پس غفلت سے ایک ہوش کی حالت کی طرف منتقل ہوں۔ خدا تعالیٰ کی پناہ گاہیں لامتناہی ہیں۔ آپ کے جتنے بھی خوف ہو سکتے ہیں ہر خوف سے بڑھ کر اس کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے ایک پناہ گاہ رکھی ہوئی ہے۔ لیکن روزمرہ اس کی مشق کریں۔ پہچانیں کہ وہ کون سی پناہ گاہ ہے۔ کس طرح آپ نے خدا کی پناہ میں آنا ہے۔ کس طرح اُس کی حفاظت میں جانا ہے۔ پھر آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑے بڑے خطرات سے پناہیں ملیں گی۔ کوئی دنیا کی طاقت، کوئی دنیا کا خوف ایسا نہیں ہے جو آپ کے اوپر غالب آسکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جب عالمی خطرات کی خبریں دیں اور زلازل کی خبریں دیں اور بتایا کہ بہت ہی خوفناک آگیں ہیں جو تمام جہان کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گی تو ایسے بندوں کے متعلق بھی آپ کو خبر دی گئی جو خطرات کے وقت خدا کی پناہ میں آنے کے عادی ہو جایا کرتے ہیں۔ جن کے دل میں خدا کا پیار ہوتا ہے۔ تو آپؑ نے فرمایا۔

؎ آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

پس جیسا کہ مَیں نے پہلے خطبے میں بھی کہا تھا خدا کے پیار کے نتیجے میں خدا کی طرف دوڑنے کی عادت ڈالیں۔ یہی آپ کی پناہ گاہیں ہیں۔ ہر مشکل، ہر خطرے کے وقت، ہر اُمید کے وقت، ہر آرزو کے وقت، ہر نقصان کے وقت، ہر حرص کے وقت، یہ سوچیں کہ میں اس حالت میں اپنے خدا کو کیسے پا سکتا ہوں۔ یہ ہے وہ شعوری طور پر پناہ گاہ ڈھونڈنا اور آپ پھر ایسا ہو جائیں گے کہ کوئی انسانی حالت ایسی نہیں ہے جو انسان کو خدا کی طرف نہ لے جائے یعنی لے جانے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو۔ ہر انسانی تجربہ دو راہیں رکھتا ہے یا خدا سے دُور لے جانے کی راہ یا خدا کی طرف جانے کی راہ۔ اور ہر روز انسان اپنے خدا کی طرف بڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کو مواقع عطا کئے جاتے ہیں لیکن ہم میں سے اکثر بدنصیبی سے ان مواقع کو کھوتے چلے جاتے ہیں۔ پس جماعت کو فِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ کے مضمون کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے قناعت سے یہ مضمون نصیب ہوتا ہے۔ اور قناعت کے نتیجہ میں پھر اور عظیم الشان ترقیات عطا ہوتی ہیں۔ اگر قناعت نہیں تو پھر صبر کی عادت ڈالیں اور اگر صبر نہیں ہے تو پھر خدا سے واسطہ کے ساتھ آپ کا کوئی تعلق قائم نہیں رہے گا کیونکہ بے صبری لازماً شرک اور شیطانیت کے ویرانوں کی طرف انسان کو لے جاتی ہے جہاں کبھی اس کو کچھ نصیب نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے بے صبری درحقیقت نامرادی کی طرف لے کے جاتی ہے۔ سب کچھ کھو دینے کا نام بے صبری ہے اور

جو خدا نہیں دیتا وہ کبھی کوئی غیر نہیں دے سکتا۔

صرف دھوکہ ہے۔ سراب ہے۔ جب انسان اس سراب کی پیروی کرتا ہے تو وہاں خدا کو پاتا ہے کہ وہ اس کا حساب دے۔ اس کے سوا اُس کو کچھ نصیب نہیں ہوا کرتا۔

پس اللہ تعالیٰ جماعت کو صحیح معنوں میں فِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ کی توفیق بخشے۔ جماعت کے ہر فرد کو قناعت عطا فرمائے اور صبر کی فصیلیں چاروں طرف سے اس کی قناعت کی، اس کی خواہشات کی حفاظت کر رہی ہوں۔ ہمیشہ وہ خدا کی پناہ میں رہے اور خدا کی پناہ میں دوڑنے کی عادت ڈالے۔ آپ ایسے بن جائیں۔ اس حالت میں آپ اگلی صدی میں داخل ہوں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی قسم! آپ خدا کی پناہ گاہیں بن جائیں گے۔ تمام زمانہ خدا کو ڈھونڈنے کے لئے آپ کی طرف دوڑے گا اور آپ کی پناہ گاہیں دنیا کو ہر قسم کے شیطانی خطرات سے نجات بخشیں گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ خدا کرے کہ اگلی صدی خدا کی صدی ہو اور خدا کی پناہ گاہوں کی صدی ہو۔

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

پیشگوئی "مصلح موعودؓ" صداقتِ اسلام و احمدیت کا ایک عظیم الشان نشان اور حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا پُر شوکت فرقان ہے۔ جو اس زمانے میں ظاہر ہوا۔ حسبِ معمول امسال بھی متعدد جماعتوں میں اس نہایت بابرکت موقعہ پر جلسے منعقد ہوئے بغرض دعا ریکارڈ جماعتوں اور تنظیموں کے نام درج ہیں (ادارہ)

جماعت احمدیہ حیدرآباد، سکندرآباد۔ لجنہ اماء اللہ قادیان۔ لجنہ اماء اللہ ظہیرآباد۔ لجنہ اماء اللہ سکندرآباد۔ جماعت احمدیہ کلکتہ۔ لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی۔ لجنہ اماء اللہ فیض آباد۔ لجنہ اماء اللہ بنگلور۔ لجنہ اماء اللہ کیرنگ۔ لجنہ اماء اللہ یادگیر۔ لجنہ اماء اللہ مدراس۔ لجنہ اماء اللہ بلاری (بہار)۔ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور۔ لجنہ اماء اللہ بریلی۔ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد۔ لجنہ اماء اللہ بھاگلپور۔ لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی (اڑیسہ) لجنہ اماء اللہ موتی ہاری (بہار) لجنہ اماء اللہ بنارس۔ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ عثمان آباد۔ لجنہ اماء اللہ ہماپور۔ لجنہ اماء اللہ جڑچرلہ ناصرات الاحمدیہ شیموگہ۔ لجنہ اماء اللہ کیندرا پاڑا (اڑیسہ) لجنہ اماء اللہ شیموگہ۔ لجنہ اماء اللہ برہ پورہ (بہار) جماعت احمدیہ ایراپورم (کیرلہ) جماعت احمدیہ بھدرواہ۔ اطفال الاحمدیہ آسنور (کشمیر)۔ خدام الاحمدیہ کوریل (کشمیر) جماعت احمدیہ یاری پورہ۔ جماعت احمدیہ ہبلی۔ جماعت احمدیہ ناصرآباد کشمیر جماعت احمدیہ کنڈور (ورنگل) جماعت احمدیہ موتی ہاری۔

جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشنِ تشکر کا آغاز

اور

ذرائع ابلاغ کی بلند تر آواز

مندرجہ عنوان کے تحت مختلف اخبارات میں سے بعض اقتباسات پیش خدمت ہیں۔ سب سے پہلے مشہور عالم اخبار پرتاپ کے اقتباسات درج ہیں۔ جس میں حضور انور کے خصوصی پیغام کا اکثر حصہ دیا گیا ہے۔ یہاں محض عنوان اور پیغام کے آخری حصہ پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ پیغام کے دوران حضور انور کی تصویر بھی شائع کی گئی ہے۔ ——— (ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ کے قیام کے ایک سو سال

جماعت ۱۹۸۹ء کا سال صد سالہ جشنِ تشکر کے طور پر منائے گی

از مرزا طاہر احمد سربراہ جماعتِ احمدیہ

اس مبارک موقعہ پر بڑے خلوص اور عجز کے ساتھ میں اپنے تمام انسان بھائیوں کو جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت کی دعوت دیتا ہوں اور عالم الغیب والشہادۃ خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ یہ ایک سچی اور مخلص جماعت ہے۔ جو اسلام کو دینِ حق تسلیم کرتی ہے۔ اور ایمان رکھتی ہے کہ آج بنی نوع انسان کی نجات اسلام ہی کے دامن سے وابستہ ہے۔ اسلام تمام بنی آدم کو وحدت اور امن کا پیغام دیتا ہے۔ اور اپنی اشاعت کے لئے کسی قسم کے جبر و تشدد کے ذرائع کو اختیار کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور انسانی آزادی ضمیر کا علمبردار ہے۔ اسلام ایک ایسا سیاسی نظریہ دنیا کو عطا کرتا ہے جس میں جھوٹ اور فریب دہی کی کوئی گنجائش نہیں۔

جماعت احمدیہ یقین رکھتی ہے کہ یہی دین ہے جو صلاحیت رکھتا ہے کہ آج تمام اقوام عالم کو ایک ہاتھ پر جمع کرے۔ اور توحید کی لڑی میں پرو دے پس میں اس اہم اور مبارک موقعہ پر بحیثیت امام جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر روئے زمین پر بسنے والے اپنے تمام انسان بھائیوں کو اسی دینِ امن اور دینِ توحید کی طرف دل کی گہرائی اور پر خلوص جذبۂ اخوت کے ساتھ بلاتا ہوں۔ ہر چند کہ احمدیت بادی النظر میں ابھی ایک ایسی قوت کے طور پر نہیں ابھری جو ایک عالمی انقلاب برپا کرنے کی قدرت رکھتی ہو لیکن ہر صاحبِ بصیرت یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوگا کہ گذشتہ ایک سو سال میں شدید مخالفتوں کے باوجود اس جماعت کی حیرت انگیز عالمی ترقی کوئی ایسا معمولی واقعہ نہیں ہے۔ جسے نظر انداز کیا جا سکے۔

اس عرصہ میں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ۱۲۰ ممالک میں قائم اور مستحکم ہو چکی ہے۔ اور اس کی ترقی کی رفتار لحظہ بہ لحظہ تیز سے تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور اس جماعت کے حق میں وہ سب کچھ رونما ہو رہا ہے جس کا ایک سو سال پہلے انسانی تخمینوں کے لحاظ سے کوئی تصور نہیں کیا جا سکتا تھا۔

(روزنامہ پرتاپ جالندھر ۲۴ر مارچ ۱۹۸۹ء)

جماعت احمدیہ کا صد سالہ جشن ۲۳ر مارچ کو شروع ہوگا

امرتسر ۱۸ر مارچ (سنگو) جماعت احمدیہ قادیان کے پریس سیکرٹری سید تنویر احمد اور جناب منصور احمد چیمہ نے اطلاع دی ہے کہ جماعت کا صد سالہ جشنِ تشکر ۲۳ر مارچ سے ۲۴ر مارچ تک قادیان میں ہو رہا ہے۔ اس دوران ایک شاندار نمائش کا اہتمام بھی ہو رہا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ سے متعلق تصاویر۔ کتابیں اور نوادرات پیش کئے جائیں گے۔ اس سالانہ اجتماع میں دور دراز کے علاقوں کے ہزاروں مندوبین کی شرکت متوقع ہے، جس کے لئے تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔ (روزنامہ پرتاپ ۱۹ر مارچ ۱۹۸۹ء)

قادیان میں صد سالہ جشنِ تشکر شان و شوکت سے منایا گیا

غیر ممالک کے نمائندوں نے بھی شرکت کی

ہندو مسلم سکھ اتحاد کا شاندار مظاہرہ

امرتسر ۲۴ر مارچ (کالکا) جماعت احمدیہ کا صد سالہ جشنِ تشکر قادیان میں دھوم دھام کے ساتھ منایا گیا۔ گزشتہ روز حضرت مرزا وسیم احمد صاحب کی قیادت میں ایک شاندار جلوس نکالا جس میں ہندو سکھ اور مسلمان جوق در جوق شامل ہوئے۔ جماعت کے پریس سیکرٹری جناب منصور احمد چیمہ اور جناب تنویر احمد صاحب نے جلسے کا خصوصی طور پر اہتمام کیا ایک میل لمبے جلوس کے آگے گھوڑ سوار احمدی نوجوان ان کے پیچھے سکوٹر سوار اور جیپیں رواں دواں تھیں جلسہ کا آغاز یوگنڈا کے احمدی امیر جماعت نے تلاوتِ قرآن سے کیا۔ شری گھونند لال بھاٹیہ مہمانِ خصوصی نے اپنی تقریر میں کہا کہ قادیان میں جو امن و سکون اور بھائی چارہ دیکھنے میں ملا ہے اس کی مثال ملنی محال ہے اگر پورے بھارت میں اس طرح کا پُر امن ماحول قائم ہو تو اس سے ملکی سلامتی و اتحاد کو مضبوط ہونے میں مدد مل سکے گی۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور اور ڈی۔ آئی۔ جی شری اظہار عالم جلسے میں شریک نہیں ہو سکے قادیان میں پاکستان اور برطانیہ کے نمائندوں نے بھی جلسہ میں شرکت کی رات کو شہر بھر میں چراغاں کرنے کے علاوہ لنگر تقسیم کیا گیا صد سالہ جشنِ تشکر کی قطعی تقریبات دسمبر ۱۹۸۹ء میں تکمیل پذیر ہوں گی۔

(روزنامہ پرتاپ ۲۵ر مارچ ۱۹۸۹ء)

سیکرٹریانِ مال توجہ فرمائیں

سیکرٹریان مال اور احباب جماعت کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں اب صرف تین ماہ کا مختصر عرصہ باقی رہ گیا ہے جبکہ بجٹ کے بالمقابل وصولی کی رفتار تدریجی اعتبار سے ہنوز بہت سست ہے دفتر کی طرف سے جملہ سیکرٹریان مال کی خدمت میں ان کی جماعت کے لازمی چندہ جات کی نوماہی پوزیشن ارسال کی جا رہی ہے۔ جس کا سرسری جائزہ لینے سے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ گذشتہ عرصہ میں ان کی مساعی کہاں تک نتیجہ خیز ہوئی ہیں۔ اور ابھی انہیں اپنی جماعت کے بجٹ لازمی چندہ جات سال رواں کو پورا کرنے کے لئے مزید کتنی کوشش اور جدوجہد درکار ہے۔ امید ہے کہ جملہ سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ بھارت اس جانب خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

جن سیکرٹریان مال کے پاس وصول شدہ چندہ کی رقم قابل ترسیل ہے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بلا توقف وصول شدہ رقم ساتھ کے ساتھ مرکز بھجواتے رہیں۔ تا موجودہ مالی سال ختم ہونے سے پہلے وصول شدہ چندہ جات کی جملہ رقم متعلقہ جماعتوں کے حساب میں شمار ہو سکے۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

قادیان دارالامان میں صد سالہ جشن تشکر کی تقریبات

قسط نمبر (۲)

غیر مسلم معززین کی تقاریر:-
غیر مسلم معززین اور مختلف تنظیموں اور پارٹیوں کے سرکردہ افراد کی خواہش تھی کہ وہ بھی اس جلسہ میں اپنے خیالات اور جماعت کے بارہ میں نیک خواہشات کا اظہار کر سکیں وقت کی رعایت کے مطابق قادیان کے معزز شہریوں میں سے بعض کو موقع دیا گیا۔ چنانچہ جناب منوہر لعل جی شرما پرنسپل کلاس وائز خالصہ انٹرنیشنل کالج قادیان۔ جناب سردار پریتم سنگھ جی بھاٹیہ۔ شری رام پرکاش صاحب پربھاکر سابق صدر میونسپل کمیٹی و صدر امن کمیٹی قادیان۔ جناب سردار پرتاپ سنگھ جی باجوہ سابق صدر پنجاب یوتھ کانگرس (آئی) جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ سابق منسٹر پنجاب۔ جناب شری اشونی کمار صاحب سیکرٹری ایم۔ایل۔اے بٹالہ۔ جناب سردار گوربچن سنگھ جی باجوہ نے جلسہ سے خطاب کیا۔ ان سب غیر مسلم معززین نے جماعت احمدیہ کی اسلامی تعلیمات اور اسلامی کردار اور پیار و محبت اور بھائی چارہ کے سلوک کا نہایت قدردانی کے جذبات سے اظہار کیا اور سبھوں نے جماعت کو صد سالہ جشن تشکر کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آپ کے ساتھ اس خوشی میں ہم بھی برابر کے شریک ہیں اور جلسہ سالانہ تک جماعت کی جو تقاریب جاری رہتی ہیں جس قسم کے بھی تعاون کی ضرورت ہے ہم ہر لحاظ سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔

بعد ازاں مہمان خصوصی جناب آر ایل بھاٹیہ صاحب نے جو حلقہ قادیان سے ممبر پارلیمنٹ ہیں نے اپنی شستہ اور سلجھی ہوئی تقریر میں اس تاریخی جلسہ میں شرکت کو سعادت اور فخر سمجھتے ہوئے جماعت احمدیہ کی تعلیمات اور کردار کی سراہنا کی اور خاص طور پر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی بین الاقوامی شخصیت کا ذکر خیر کیا۔

مہمان خصوصی کی تقریر کے بعد جناب سردار جسونت سنگھ صاحب وآزمیڈ گڑھ اور جو ایک پرانے جرنلسٹ اور جماعت کے ساتھ اچھے مراسم رکھتے ہیں ان کی طرف سے قادیان کی تعریف میں لکھ کر بھجوائی گئی ایک تازہ اردو نظم مکرم وحید الدین صاحب شمس نے خوش الحانی سے سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

آخر میں صدر اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں جماعت احمدیہ کی حکومت وقت سے وفاداری اور ہر حالت میں پیار و محبت کے سلوک سے نفرت کو دور کرنے کی امتیازی تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے مہمان خصوصی سرکاری سول و فوجی حکام اور معززین اور تمام شہریوں کا شکریہ ادا کیا اجتماعی دعا کے ساتھ ۲ بجے یہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس طرح ہندو۔ سکھ مسلم اتحاد کا وہ شاندار مظاہرہ دیکھنے کو ملا جس کو پنجاب کے اکثر اخبارات نے موٹی سرخیوں کے ساتھ سراہا۔

ظہرانہ کا اہتمام

جلسہ گاہ میں غیر مسلم احباب کی کافی (Coffee) سے تواضع کا انتظام رکھا گیا تھا۔ اس کے علاوہ مہمان خصوصی اور معززین شہر اور پریس۔ ریڈیو و ٹی وی کے نمائندوں کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ ۱۵۰ سے زائد غیر مسلم معززین نے اس دعوت میں شرکت کی۔

پریس و پبلسٹی

پیغام حضور انور کی اشاعت

صد سالہ جشن تشکر کی تقاریب کی ریڈیو و ٹی وی اور اخبارات میں تشہیر و اشاعت کے لئے مرکزی پریس کمیٹی نے قبل از وقت متعلقہ شعبوں اور جرنلسٹوں سے رابطہ قائم کیا جس کے نتیجے میں بفضلہ تعالیٰ روزنامہ اردو اخبار پرتاپ اور پنجابی اخبار اجیت نے حضور کے پیغام کو شائع کیا اور انڈین ایکسپریس ٹریبیون۔ ٹائمز آف انڈیا کے ہندی ایڈیشن نو بھارت ٹائمز اور پنجابی اخبار لوک لہر کے نمائندے قادیان تشریف لائے اور قادیان میں صد سالہ جشن تشکر کی تقریبات اور جلسہ و جلوس کی خبریں تصاویر کے ساتھ شائع کیں۔

آل انڈیا ریڈیو جالندھر۔ اور ٹیلیویژن جالندھر و دہلی کی ٹیمیں بھی کوریج کے لئے قادیان پہنچیں چنانچہ ۲۳ اور ۲۴ کو آل انڈیا ریڈیو جالندھر چنڈی گڑھ اور دہلی سے خبریں نشر ہوئیں اور ۲۳ مارچ کو جلسہ و جلوس کی تفصیل متعدد بار ٹیلیویژن کی صوبائی و قومی نشریات میں نشر کی گئیں جسے ملک کے طول و عرض کے علاوہ ہمسایہ ملک، پاکستان کے لوگوں نے بھی دیکھا اور سنا۔ نیز ۲۵ مارچ کو دوبارہ سرگرمیوں میں بھی اس خبر کو نشر کیا گیا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبارات۔ ریڈیو اور ٹی وی میں صد سالہ جشن تشکر کا خوب چرچا ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

مساکین یتامیٰ اور اسیران کو کھانا کھلانے کا پروگرام

مجوزہ پروگرام کے مطابق ۲۴ مارچ کو لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں امارت مقامی کے زیر انتظام مسلم و غیر مسلم مساکین کیلئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ ایک دن قبل نظارت امور عامہ کے ذریعے غیر مسلم مساکین میں دعوتی کارڈ تقسیم کئے گئے اور آٹھ سو سے زائد مردوں اور عورتوں اور بچوں نے اس دعوت میں شرکت کی محترم امیر صاحب مقامی اور محترم نواب عباس احمد خان صاحب نے خاص طور پر ضیافت کی خدمت میں حصہ لیا۔ مستورات کو کھانے کے لئے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور ممبرات نے حصہ لیا۔

۲۵ مارچ کو یتامیٰ کے لئے کھانا تیار کروایا گیا اور بیوگان کے گھروں میں پہنچایا گیا۔

۲۶ مارچ کو گورداسپور جیل میں قیدیوں کے لئے کھانا کھلانے کے انتظام کیلئے حکام سے رابطہ قائم کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ اتوار کے دن ایسی کارروائی کی اجازت نہیں ہے چنانچہ اگلے دن ۲۷ مارچ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی قیادت میں ایک وفد گورداسپور پہنچا جہاں سوجی کا حلوا اپنی نگرانی میں تیار کروا کے جملہ ۲۶۵ قیدیوں کو پیش کیا گیا۔ بہت خوش ہو کر انہوں نے یہ تحفہ قبول کیا اور شکریہ ادا کیا۔

محلہ جلسہ گاہ کے احمدی احباب نے بھی کھانا پکا کر آنے جانے والے غیر مسلم دوستوں کو کھلایا اور کچھ گھروں میں بھی تقسیم کیا۔

آڈیو ویڈیو کیسٹس کی تیاری

شعبہ سمعی و بصری نظارت نشر و اشاعت کے تعاون سے تقریبات کی تمام کارروائی کی ویڈیوز تیار کرنے اور آڈیو کیسٹس تیار کرنے نیز Still کیمرہ سے تاریخی مقامات کے مناظر کی تصاویر کی تیاری کا انتظام رکھا گیا انشاء اللہ بہت جلد بہترین یادگار تصاویر اور آڈیو ویڈیو کیسٹ کے سیٹ تیار ہو جائیں گے اور خواہشمند احباب کو مہیا کئے جا سکیں گے۔

شکریہ احباب

تمام تقاریب کو پورے ذوق و شوق اور شایان شان طریق پر منانے کیلئے مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے تمام دفاتر و ادارہ جات میں ۲۳ مارچ کو چھٹی کا انتظام فرمایا ۲۴ اور ۲۵ کو آخری جمعرات جمعہ کی تعطیل رہی ۲۶ کو تمام کارکنان نے ذاتی رخصت حاصل کی جملہ پروگراموں کو کامیاب بنانے میں نظارت امور عامہ۔ نظارت نشر و اشاعت و کل انجمن اور ذیلی تنظیموں کی مرکزی و مقامی انتظامیہ کی وساطت سے بکثرت احباب جماعت کا تعاون حاصل رہا۔ ذیل میں چند ان احباب کے نام بغرض دعا درج کئے جاتے ہیں جنہیں کئی امور میں نمایاں خدمت کی توفیق حاصل ہوئی ورنہ تمام احباب جماعت ہی شکریہ کے مستحق ہیں۔

مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظر نشر و اشاعت و سیکرٹری پریس کمیٹی۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز صدر پریس کمیٹی۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر امور عامہ۔ مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل۔ مکرم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ۔ مکرم بجیل احمد صاحب

ناصر، مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید، مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور، مکرم خالد حسین صاحب، مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم مجیب احمد صاحب اسلم مہتمم مقامی، مکرم ادریس احمد صاحب اسلم، مکرم ملک محمد منیر صاحب انچارج شعبہ سمعی و بصری، مکرم جمیل احمد صاحب ریڈیو مکینک، مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل زعیم اعلیٰ انصار اللہ مقامی، مکرم بشارت احمد صاحب حیدر اور مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید۔ محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، محترمہ استانی صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مقامی وغیرہا۔

یہاں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اکثر کاموں میں نوجوانوں کو شامل کیا گیا ہے اور بفضلہ تعالیٰ نئی صدی کے آغاز میں نوجوانوں کی صلاحیتیں اجاگر ہو کر سامنے آرہی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

ذیلی تنظیموں کے پروگرام

صدسالہ جشن تشکر کی تقاریب میں ہر سہ ذیلی تنظیموں کی طرف سے مرکزی اور مقامی اعتبار سے پروگرام ترتیب دئے گئے تھے ان کی تفصیلی رپورٹیں تو آئندہ پیش ہوں گی تاہم ذیل میں ان کی رپورٹوں کو ملحوظ رکھ کر اختصار کے ساتھ ایک جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ

- اپنے دفتر کی عمارت پر لوائے احمدیت لہرایا گیا۔
- چراغاں کا انتظام کیا
- امارت مقامی کی زیر نگرانی دو بکرے قربان کروائے گئے۔
- آرائشی و استقبالیہ گیٹ لگائے
- خدام و اطفال کے لئے یونیفارم کی ہدایت کی جس کی اکثر خدام و اطفال نے تعمیل کی
- مختلف قسم کے بینرز اور چھوٹے جھنڈے وغیرہ تیار کروائے اور ۹۰ فیصد حاضری سے جلوس کی رونق کو دوبالا کیا۔
- ایوان خدمت میں ایک دلچسپ نمائش کا اہتمام کیا۔
- بچوں میں شیرینی تقسیم کا انتظام کیا۔
- خدام و اطفال کے لئے تقاریر حسن قرأت نظم خوانی نیز مختلف ورزشی مقابلہ جات کا اہتمام کر کے انعامات تقسیم کئے گئے۔
- پیغام حضور انور کی تقسیم کا انتظام دو روزنامہ اخبارات کے ذریعہ اور دستی تقسیم کے ذریعہ کیا گیا
- جوبلی مونوگرام کے ساتھ دو قسم کے بیجز تیار کروا کر تمام اراکین کو مہیا کئے گئے۔
- لوائے احمدیت تیار کروا کر ہندوستان کی ۵۰ کے قریب جماعتوں کو بھجوایا گیا۔

لجنہ اماء اللہ

- اپنی عمارت "النصرت" پر لوائے احمدیت لہرایا۔ چراغاں کا انتظام کیا
- استقبالیہ گیٹ کا انتظام کیا۔
- امارت مقامی کے زیر انتظام دو بکروں کی رقم قربانی کیلئے مہیا کی۔
- غرباء و یتامیٰ و اسیران کو جماعتی انتظام کے تحت کھانا کھلانے کیلئے مقامی لجنہ کی ممبرات سے چندہ اکٹھا کر کے ۲۸۰۰/- روپے مہیا کئے۔
- ۲۳ رمارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود کے مردانہ پروگرام کو سننے کیلئے زنانہ جلسہ گاہ احاطہ النصرت میں شامیانے وغیرہ لگا کر انتظام کیا غیر مسلم خواتین کو مدعو کیا۔ چنانچہ اس روز لجنہ و ناصرات کی مقامی ممبرات اور مہمانوں کے علاوہ ۱۷۵ غیر مسلم خواتین نے جلسہ میں شرکت کی۔
- ۲۵ رمارچ کو لجنہ نے مستورات کے لئے جلسہ یوم مسیح موعود کا اہتمام کیا جس میں مقامی لجنہ کی ممبرات کے علاوہ ۱۰۰ غیر مسلم خواتین نے بھی شرکت کی۔
- ۲۶ رمارچ کو ناصرات کے لئے جلسہ یوم مسیح موعود کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا گیا اور جلسہ یوم مسیح موعود کی مناسبت سے دو تقاریر کے بعد ناصرات کے خوش الحانی اور تقاریر اور ذہنی آزمائش کے مقابلہ جات ہوئے نیز ورزشی مقابلہ جات کا بھی پروگرام رکھا گیا
- بچیوں میں شیرینی تقسیم کا اہتمام کیا گیا۔
- مونوگرام کے ساتھ دو قسم کے بیجز لجنہ و ناصرات کیلئے تیار کروا کے تمام ممبرات کو مہیا کئے گئے

مجلس انصار اللہ

- دفتر انصار اللہ پر لوائے احمدیت لہرانے کا انتظام کیا گیا اور چراغاں کیا گیا۔
- استقبالیہ گیٹ نصب کیا گیا جلوس اور جلسہ میں ۹۰ فیصد انصار نے شرکت کی۔
- امارت مقامی کے زیر انتظام قربانی کے لئے دو بکروں کی رقم جمع کی گئی۔
- غیر مسلم معززین کی ریسپشن کے لئے ۱۵۰۰/- روپے کی رقم مہیا کی گئی۔
- ۲۴ رمارچ کو انصار اللہ کے دلچسپ ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے
- ۲۵ رمارچ کو کھانا اجتماعی کا پروگرام ہوا جس میں انصار بھائیوں نے اپنے گھروں سے کھانا لا کر مدرسہ احمدیہ کے ہال میں اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھایا جس میں محترم امیر صاحب مقامی نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر حضور انور کے پیغام کی کیسٹ سنائی گئی۔
- مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے پانچ ہزار کی تعداد میں گورمکھی میں حضور انور کا پیغام شائع کروا کے فراہم کیا
- مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بھی جوبلی مونوگرام کے ساتھ دو قسم کے بیجز تیار کروا کے اراکین کو مہیا کئے

ہم اپنے مولیٰ کریم کا شکر ادا کرتے ہوئے اسی کی حمد کے ترانے گاتے ہیں کہ اس نے اپنے بے پایاں فضل و کرم سے ہماری توقعات سے بڑھ کر جشن تشکر کی ابتدائی تقریبات کو بہت کامیاب فرمایا۔ ہم اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ممنون احسان ہیں اور شکرگزار ہیں کہ حضور کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ہماری ان تقریبات کو نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آئندہ سال بھر میں ہونے والی جوبلی سال کی تمام تقاریب کو اپنے فضل و کرم سے ہماری توقعات سے بڑھ کر کامیاب و بابرکت فرمائے اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں عائد ہونے والی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کرنے کا ہم کمزور و عاجز بندوں کو توفیق و سعادت عطا فرمائے آمین

اخبار قادیان

- قادیان ۹ رشہادت (اپریل) مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔
- محترم ناظر صاحب خدمت درویشاں ان دنوں قادیان میں ہی بخیر و عافیت تشریف فرما ہیں۔
- رمضان المبارک شروع ہونے پر حسب پروگرام ہر دو مرکزی مساجد میں قرآن کریم احادیث نبویہ کا درس جاری ہے۔ مسجد اقصیٰ میں مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر و عزیز سید رسول نے ایک ایک دن اور مسجد مبارک میں مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی نے دو دن نماز تراویح پڑھائی۔

درخواستہائے دعا

- مکرم طارق محمود صاحب ابن مکرم محمد شفیع صاحب فرینکفورٹ جرمنی امانت بدر میں یکصد ساٹھ روپے ادا کرتے ہوئے دینی و دنیوی ترقیات کیلئے اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور کاروبار میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اسی طرح مکرم احسان اللہ خان اور مکرم مرزا خلیل احمد صاحب جرمنی بھی اپنے نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

- مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ناگر جونا ساگرڈیم آندھرا سے والدہ محترمہ اور اہل خانہ کی صحت و سلامتی نیز بچوں کے امتحان میں کامیابی کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

ضروری اعلانات بسلسلہ صد سالہ جشن تشکر

۱۔ جماعتوں سے صد سالہ جشن تشکر کی تقاریب کی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں مہربانی کرکے اِن تقاریب کے موقع پر پیغام حضور جس زبان میں شائع کیا گیا ہو۔ اسی طرح دعوتی کارڈ اور پوسٹر۔ پمفلٹ، فولڈر وغیرہ شائع کئے گئے ہوں اسکی کم از کم تین تین کاپیاں جوبلی دفتر کو بغرض ریکارڈ ضرور ارسال کریں

۲۔ جس اخبار میں جماعت کی کوئی خبر یا حضور انور کا پیغام وغیرہ شائع ہو اسکی اصل یا فوٹو کاپی ارسال کریں

مقامی ریڈیو، T.V پر کوئی جماعتی خبر نشر ہوئی ہو تو اسکی تاریخ اور وقت سے اطلاع دیں۔

۳۔ تحریک وقفِ نو میں شامل بچوں کی تصاویر اخبار الفضل میں اشاعت کے لئے بھجوانے کے لئے اعلان کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں یہ وضاحت مدنظر رکھیں کہ تحریک وقفِ نو حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد شروع ہوتی ہے۔ یعنی جو بچے ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو یا اس کے بعد پیدا ہوئے ہیں وہ اس تحریک میں شامل ہونگے۔ اس تحریک میں حضور نے مزید دو سال کی توسیع فرمادی ہے۔

بعض احباب اپنے اُن واقفِ زندگی بچوں کی تصاویر بھجوا رہے ہیں جو ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء سے قبل پیدا ہوئے اور وقف کی سعادت پائی۔ جبکہ تصاویر صرف اُن بچوں کی مطلوب ہیں۔ جو ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہوئے اور تحریک وقفِ نو میں شامل ہوئے ہیں۔

سیکرٹری جوبلی کمیٹی قادیان

انعامی مقالہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے موقعہ پر انعامی مقالہ لکھنے کے لئے "جماعت کی سو سالہ تاریخ اور افضالِ الٰہیہ کا نزول" عنوان مقرر کیا گیا ہے۔ اوّل آنے والے مقالہ نگار کو اجتماع کے موقعہ پر مبلغ -/500 روپے اور دوم آنے والے کو -/300 روپے انعام دیا جائے گا۔ مقالہ ٹھوس مدلّل ہو فل سکیپ پیپر پر ہو کم از کم ۳۰ صفحات پر مشتمل ہونا چاہئے۔ مقالہ بہر صورت ۱۵ر جولائی تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے۔

(جوبلی کمیٹی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دُعا

○ میری بہن عزیزہ شہزادی امۃ المجید سلمہا اللہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالباسط سان ڈی گو امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے شادی کے عرصہ سات سال بعد بیٹی عطا فرمائی ہے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نومولودہ کو اور میرے سب بہن بھائیوں اور ان کے بچوں کو مجھے اور میرے بچوں کو صحت وسلامتی اور اسلام واحمدیت کی خدمت کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے نیز اپنے والدین کی صحت وسلامتی والی لمبی عمر کے لیے عاجزانہ درخواست کی ہے نیز محترمہ نے اس خوشی میں اعانت بدر میں مبلغ -/۵۰ روپے ادا کئے ہیں۔

امۃ الحفیظ کشور آف کنیڈا

● خاکسار کی والدہ صاحبہ کے پاؤں پر پھوڑا نکلا ہے جس میں شدید درد اور سوزش بھی ہے شفائے کاملہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے

خاکسار بشیر الدین کارکن فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان

مطالعہ کتب

ماہ مئی کے دنوں میں مطالعہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتیِ نوح" مقرر کی گئی ہے خدام اس کا بغور مطالعہ کریں۔ اور قائدین کرام مطالعہ کرنے والے خدام کا ماہانہ رپورٹ میں خاص طور پر ذکر کریں۔

مہتمم تعلیم مرکزیہ

بدر کی توسیع اشاعت اور اعانت آپ کا جماعتی فریضہ ہے۔ (مینیجر)

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:۔ عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

YUBA
QUALITY FOOT WEAR
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ
پیشکش:۔ بانی پولیمرز ۔ کلکتہ ۴۶
ٹیلیفون:۔ ۵۲۰۶ ۔ ۵۱۲۷ و ۵۲۸ ۔ ۴۴۱۲

تقریب رخصتانہ و درخواست دعاء

مورخہ ۱۹ رمارچ ۱۹۸۹ء کو عزیزہ یاسمین اختر صاحبہ ۔ بنت مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش قادیان کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ۔ عزیزہ کے نکاح کا اعلان قبل ازیں مورخہ ۸ رستمبر ۱۹۸۸ء کو عزیز نصیر احمد عارف صاحب ابن مکرم چوہدری محمود احمد عارف صاحب ۔ درویش ۔ ناظر بیت المال آمد قادیان کے ساتھ ہو چکا تھا ۔ مسجد مبارک میں اجتماعی دعا کے بعد بارات مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش کے مکان پر گئی ۔ اور وہاں پر بھی اجتماعی دعا کے ساتھ دلہن کی رخصتی کی تقریب سرانجام پائی ۔

مورخہ ۲۱ رمارچ ۱۹۸۹ء کو بعد نماز مغرب مکرم چوہدری محمود احمد عارف صاحب نے اپنے بیٹے عزیز نصیر احمد عارف کی شادی کی خوشی میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا جس میں تین صد سے زائد احباب و مستورات نے شرکت فرمائی ۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لیے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے ۔ اور ثمرات حسنہ نوازے نیز دونوں میاں بیوی کو خوشیوں اور مسرتوں سے معمور زندگی گزارنے کی سعادت عطا فرمائے ۔ آمین (ایڈیٹر)

الاستاذ نیوکے

لیس الخبر کالمعاینۃ
سنی سنائی بات آنکھوں دیکھی کے برابر نہیں

محتاج دعا : یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ
تمہارے قریبی رشتہ دار آخر تمہارے رشتہ دار ہیں
(حدیث نبوی)

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN - TIMBER TEAK POLES SIZES
FIRE WOODS, MANUFACTURERS OF WOODEN
FURNITURE ELECTRICAL ACCESSORIES etc.
PO - VANIYAMBALAM (KERALA)

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

آٹو ونگس
AUTOWINGS,
13 - SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONE NO { 76360
74350

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳ ۔ ۷۰۰

MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI 27 3903
CALCUTTA - 700073

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279 203
CARD BOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں ۔ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس الیکٹرک کنٹریکٹر

RAICHURI ELECTRICALS (ELECTRIC CONTRACTORS)
TARUN BHARAT CO. OP HOUSE SOCT
PLOT NO 6 GROUND FLOOR E OLD CHAKLA
OPP CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
PH :- OFFICE - 6348179　BOMBAY - 400099
RESI - 6297389

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر :- سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ چوہدری نارتھ ناظم آباد کراچی - ۳۳ ۹۱۱۳۲۳

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، اسٹاکسٹ و جیون ڈریسز، مدینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: ۲۹۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ (کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHIB & SONS. 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT BANGLURE-560002.

GRAM MOOSA RAZA

PH. 605558

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ

احمد الیکٹرانکس — کورٹ روڈ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس — انڈسٹریز روڈ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۴۰) ٹیلگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز: کرسنٹ بون، بون میل، بون سینیوس اور ہارن ہوفس وغیرہ

پتہ: نمبر ۲/۲۴/۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد نمبر ۲۷ (اے پی)

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش

S.A.I.R.A Traders

WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS

SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD-500002

PHONE :- 522360

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

LUCAS TVS

AUTHORISED DISTRIBUTORS

AMBASSADOR . TREKKER

BEDFORD - CONTESSA

آٹو ٹریڈرز

ہر قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز 28-5222 28-1652

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCATTA-700001 — ۱۶ مینگو لین کلکتہ

"نیکی کو سنوار کر ادا کرو!" (کشتی نوح)

NIR

CALCUTTA - 15

پیش کرتے ہیں:— آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!